www.zumzum.com/khatme-nubuwwat

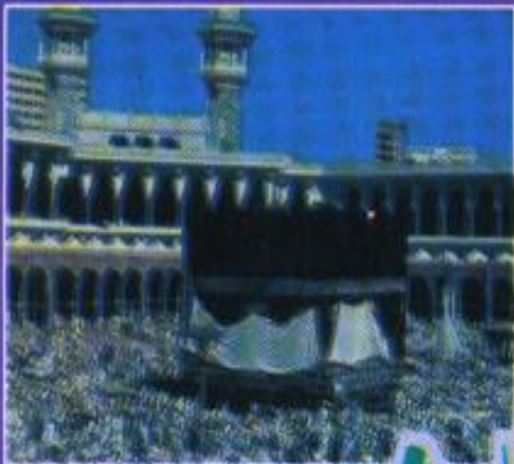

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

اسلام دینِ رحمت ہے

جلد نمبر ۱۷ | ۲۲ تا ۲۸ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۸

قادیانیت کے ممکنہ حربے اور عالمی مجلس کی سرگرمیاں

تیرھویں عالمی ختمِ نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کے لئے برطانیہ روانگی پر مولانا محمد اکرم طوفانی کا خصوصی انٹرویو

مرزا قادیانی کے جھوٹے دعوے

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کی گرانقدر خدمات

مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام کتب پر پابندی لگائی جائے

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(عبدالرحمٰن ڈار' ابوظہبی)

س : میں بہت شکی اور وہمی مزاج آدمی ہوں' ایک دفعہ میری لڑائی اپنی سالی سے ہوگئی۔ غصے میں' میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اپنی بہن کی شادی سے پہلے یہاں آوگی یعنی اپنی ماں کے گھر تو پھر پکی آجاؤ گی اور اگر اپنی بہن سے بولوگی تو تین طلاق شاید زندگی بھر کے لئے یہ الفاظ بھی استعمال کئے تھے۔ جامعہ اشرفیہ سے فتویٰ لیا تو انہوں نے کہا کہ پکی آجاؤ گی کنایہ کے الفاظ نہیں ہیں اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ایک دن بیوی کی بھاوج کی تیمارداری کے لئے میں بیوی اور بہن سمیت سسرال میں تھا۔ مریضہ کے ساتھ سب سے آگے میری بیوی بیٹھی تھی اس سے تھوڑا پیچھے میری بہن اور میری بہن کے ساتھ میری سالی بیٹھی تھی۔ باتوں کے دوران اچانک میری بیوی نے اپنی بہن کی طرف منہ کرکے کوئی بات کی پھر فوراً" وہی بات اس نے میری بہن کی طرف منہ کرکے دہرائی جس سے مجھے یقین ہوگیا کہ میری بیوی نے اپنی بہن کو بلایا تھا' میرے استفسار پر بیوی نے بتایا کہ اس نے میری بہن کو مخاطب کیا تھا۔ دوسرے دن بیوی کہنے لگی کہ میں نے بہت غور کیا تو احساس ہوا کہ اصل میں وہ اپنی بھاوج سے مخاطب تھی۔ بیوی کی بہن کا بھی کہنا ہے کہ بیوی نے اسے نہیں بلایا۔ دوبارہ جامعہ اشرفیہ سے رجوع کیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے ثبوت دینا ہوگا ورنہ بیوی کی بات کا اعتبار کیا جائے گا۔ اس صورت حال میں کیا کیا جائے؟

ج : جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ صحیح ہے۔ آپ کی بیوی اگر حلفاً" کہتی ہے کہ میں نے بہن کو نہیں بلایا تو اس کی بات کا اعتبار ہے' آپ کا شکی مزاج وہم کو بھی سوفیصد یقینی بنالیتا ہے۔ اس کا اعتبار نہیں' سالی سے معافی مانگنے پر تین طلاق ختم نہیں ہوگی۔ اگر اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیوی کو ایک طلاق دیدیں' جب اس کی عدت ختم ہوجائے تو اپنی بہن سے بات کرلے' شرط ختم ہوجائے گی اس کے بعد بیوی سے دوبارہ نکاح کرلیں۔ اس کے بعد اگر وہ اپنی بہن سے بولے گی تو تین طلاق واقع نہیں ہوں گی۔ (واللہ اعلم)

(خولہ' کراچی)

س : میرے مرحوم شوہر نے ایک مکان اور دو ہوٹل وراثت میں چھوڑے ہیں' جن میں سے ایک مکان بک چکا ہے مگر ان کے بڑے بیٹے نے (جو ان کی پہلی بیوی سے ہے) مجھے آج تک اس کا حصہ نہیں دیا۔ مکان گیارہ لاکھ دس ہزار میں بکا جس میں میں' دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں حصہ دار ہیں۔ اس میں میرا کتنا حصہ بنتا ہے؟

ج : گیارہ لاکھ دس ہزار کی رقم میں بیوی کا حصہ یہ ہے ۱۳۸۷۵۰

ہر لڑکی کا حصہ ۱۰۷۹۱۶٫۲۲

ہر لڑکے کا حصہ ۲۱۵۸۳۳٫۳۳

بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا اور باقی لڑکے لڑکیوں پر تقسیم ہوگا۔ لڑکے کا حصہ لڑکی سے دوگنا ہے۔

س : ایک بیوہ اگر کم عمر بھی ہو اگر وہ دوسری شادی کرلے تو کیا اپنے مرحوم شوہر کی وراثت سے محروم ہوجائے گی؟

ج : دوسری شادی کرنا (عدت ختم ہونے کے بعد) اس کا حق ہے' وہ اپنے مرحوم شوہر کی وراثت کے حصہ سے محروم نہیں ہوگی۔

س : میں اگر یکمشت تمام حصہ لینا چاہوں تو کیا مطالبہ کرنا جائز ہوگا؟

ج : جائز ہے۔

س : تجدید نکاح سے کیا نکاح پر بھی اثر پڑتا ہے؟

ج : مرحوم شوہر کا نکاح تو عدت کے بعد ختم ہوچکا ہے' اب اگر یہ عقد جدید کرلے تو مرحوم شوہر کی بیوہ کہلائے گی اور اس کی وراثت میں حصہ دار ہوگی۔

(ڈاکٹر طارق اقبال' میرپور خاص)

س : مجھے اسٹیٹ لائف انشورنس میں اسسٹنٹ منیجر کی نوکری مل رہی ہے' میرا کام میڈیکل فارم کی جانچ پڑتال ہوگا کہ آیا جس کی بیمہ پالیسی کی جارہی ہے وہ صحت کے اعتبار سے کیسا ہے' کیا میں یہ ملازمت کرسکتا ہوں؟

ج : لائف انشورنس کی ملازمت صحیح نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ حلال روزی کا انتظام فرمادیں (چاہے تھوڑی ہو' مگر گزارہ چل جائے) تو یہ ملازمت نہ کریں۔

۲۔ اگر کر رکھی ہو تو اپنے کو مجرم سمجھ کر استغفار کرتے رہیں۔

۳۔ اور کسی غیر مسلم سے قرض لے کر گھر پر خرچ کیا کریں' اور تنخواہ سے اس کا قرض ادا کردیا کریں۔

۴۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ حلال روزی کا بندوبست فرمادیں۔

س : بچپن میں میں نے بازو پر اپنے نام کا پہلا حرف کھدوایا تھا اب اس کا کیا کروں؟

ج : مشین سے اس کو مٹادیں۔ (واللہ اعلم)

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۲ تا ۲۸ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء | شمارہ

بیاد:
☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا
مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

☆ (اداریہ) 4
☆ اسلام دین رحمت ہے (مولانا محمد یوسف بنوریؒ) 6
☆ قادیانیت کے مکروہ حربے اور عالمی مجلس کی سرگرمیاں (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 8
☆ مرزائے قادیاں کے جھوٹے دعوے (جناب انور طاہر) 13
☆ تاریخ ساز فیصلہ (مولانا محمد تقی عثمانی) 17
☆ مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام کتب پر پابندی لگائے جائے (مولانا محمد شاہ پوری) 19
☆ خادم حرمین شریفین شاہ فہد عبدالعزیز کی گرانقدر خدمات (باو شفقت قریشی سام) 21
☆ یہ حضور اکرم ﷺ کے پروانے تھے (منظور شاد آسی) 23
☆ اخبار ختم نبوت 25

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زرِ تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرِ تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۳۵ روپے سہ ماہی: ۷۵ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کراچی اور سندھ میں قادیانیوں کی شرانگیزیاں

جسارت کی اطلاع کے مطابق قادیانیوں نے نواب شاہ اور دیگر اطراف کے علاقوں کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا ہوا ہے اور ڈش انٹینا کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے' غریب ہاریوں کو دین کے نام پر دھوکہ دے کر قادیانیت کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس سے اندیشہ ہے کہ سندھ میں کہیں مسلمانوں اور ان کے درمیان تصادم کی صورت پیدا نہ ہوجائے۔ اسی طرح کی صورت حال تھرپارکر اور بدین کے علاقوں میں بھی ہے اور بار بار اس قسم کی شکایات موصول ہورہی ہیں۔ مٹھی میں ایک ہسپتال بناکر اس کے ذریعہ تبلیغی سرگرمیاں جاری کی جارہی ہیں۔ اسی طرح کی صورتحال گزشتہ دنوں گھارو میں پیش آئی جب کچھ قادیانی ایک گاڑی میں سوار ہوکر ایک گاؤں میں گئے اور انہوں نے قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی۔ لیکن گاؤں کے لوگوں نے ان کو پکڑلیا اور پولیس کے حوالے کیا' وہاں اس نے اپنے آپ کو صحافی ظاہر کرکے بچنے کی کوشش کی لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مداخلت کرکے یہ کوشش ناکام بنادی۔ اس طرح کراچی کے مومن آباد کے علاقہ میں ایک قادیانی لڑکی مسلمان ہوگئی اور اس نے والد سے اپنی برات کا اعلان کیا جس پر قادیانی باپ نے ربوہ سے بھائی اور رشتے داروں کو بلاکر اس کو سخت مارا پیٹا۔ تھانے میں بند کرنے کی کشش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اطلاع ملنے پر علاقہ میں پہنچ کر اس مسلمان ہونے والی لڑکی اور اس کی ماں کو تحفظ فراہم کیا اور تھانے سے نجات دلائی' والد اور بھائی کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی۔ اس طرح کراچی کے علاقے گل بائی میں شاہین ٹیلرز کے قادیانی مالک نے اپنے گھر میں کوچنگ سینٹر کے نام سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے تبلیغی سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کیا اور بدقسمتی ملاحظہ کریں کہ انہوں نے اتنی جسارت کی کہ قادیانی عورتوں نے مسلمان بچوں کو قرآنی تعلیم کے نام پر اپنے ناپاک ہاتھوں اور ناپاک ذہنوں اور نجس دلوں کے ساتھ قرآن پڑھانا شروع کردیا۔ محلّہ والوں کو توجہ دلائی قادیانیوں کو منع کیا لیکن کسی صورت میں باز نہ آئے جس پر مجبوراً" تھانے میں اطلاع دی۔ تھانے والوں نے کارروائی کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح گلشن اقبال کے عزیز بھٹی پارک کے قریب ایک مکان میں قادیانیوں نے جمعہ کی نماز شروع کی کئی دفعہ روکنے کے باوجود باز نہ آئے' جس پر ایس ڈی ایم گلشن اقبال کو اطلاع دی انہوں نے کارروائی کرکے جمعہ بند کرایا لیکن اندیشہ ہے کہ پھر قادیانی شرارت شروع کریں گے۔ یہ چند واقعات جو بتائے گئے ہیں ان میں کونسا ایسا علاقہ ہے جہاں قادیانیوں نے شرانگیزی شروع نہیں کی ہے۔ ان کا مقصد اشتعال دلاکر شرارت کرنا ہے تاکہ مسلمان برا نگیختہ ہوکر کوئی کارروائی کریں اور پھر اس کو بنیاد بناکر وہ پاکستان کے خلاف پوری دنیا میں پروپیگنڈہ کرکے ناجائز مراعات حاصل کریں۔ ہم حکومت پاکستان کی توجہ اس طرح دلانا چاہتے ہیں کہ وہ ۲۹۵-اے' ۲۹۵-سی اور ۲۹۸-اے وغیرہ کی جو دفعات ہیں اس پر خود بخود عمل کرائے تو اس قسم کی کوئی صورت حال پیدا نہیں ہوگی اور قادیانیوں کو شرارت کا موقع نہیں ملے گا۔ بدقسمتی سے حکومت کی نااہلی کی وجہ سے امن وامان کی خرابی پیدا ہوتی ہے جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

انٹربورڈ میں قادیانی کی تقرری

اطلاع کے مطابق انٹربورڈ کے سربراہ کی حیثیت سے کراچی میں قادیانی شخص کی تعیناتی کی گئی ہے۔ انٹربورڈ ایک اہم اور حساس ادارہ ہے اور اس کے ذریعہ نوجوانوں کا مستقبل روشن یا تاریک ہوتا ہے۔ اس حساس جگہ پر قادیانی افسران کی تقرری بہت ہی غلط اور ناعاقبت اندیشی ہے اس لئے ہم حکومت سندھ اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ قادیانی افسر کو اس عہدہ سے ہٹاکر مسلمان بچوں کے مستقبل کو تاریک ہونے سے بچائیں۔

کنور ادریس کی یوبی ایل میں تقرری

اطلاع کے مطابق متعصب قادیانی افسر اور سابق صوبائی وزیر کنور ادریس کو جو اپنے ساتھ ممتاز بھٹو کو لے ڈوبا' یو بی ایل میں اچھے عہدہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ اس متعصب قادیانی افسر نے ہمیشہ اپنے جھوٹے مدعی نبوت کی خاطر مدارت کو ملحوظ رکھا اور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ ہم یو بی ایل کے ذمہ داروں سے مطالبہ کریں گے کہ وہ فوری طور پر اس کو برطرف کریں ورنہ یو بی ایل کے ذمہ داروں کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہوں گے۔

مرزا طاہر حقائق کو مسخ نہ کریں (۴)

مندرجہ بالا (گزشتہ شماروں میں) لکھے گئے حوالہ جات جو خود قادیانی جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے خلیفہ ثانی اور بشارت یافتہ فرزند کے ہیں۔ مسلمان تو مسلمان ہندو تک یہ سمجھتے تھے کہ قادیانی جماعت انگریزوں کی آلہ کار' ان کی جاسوس اور وفادار ہے' اس لئے مسلمان جدوجہد آزادی میں ان کو شریک رکھنے' اپنے آپ کو ان سے بچنے اور قوم کو بچنے کی تلقین کرتے تھے۔ اس سے مرزا طاہر خود اپنی حقیقت کا تجزیہ کرلیں اور آئندہ خطبہ دیتے وقت یہ سوچ لیا کریں کہ یہ تمام حوالہ جات تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں اور تاریخ بہت ہی اہم ہوا کرتی ہے۔ تحریک آزادی کے ابتدائی دور کے اعتبار سے آئینہ آپ نے ملاحظہ کرلیا کہ قادیانی جماعت کے بانی جھوٹے مدعی نبوت یا اس کی جماعت کا تحریک آزادی میں کوئی کردار نہیں تھا بلکہ تحریک آزادی کو برباد کرنے اور مسلمانوں کو غلام بنانے میں اہم کردار ادا کیا تھا' کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے گناہ کا خود احساس تھا اور وہ اپنے گھناؤنے کردار اور حکومت انگلشیہ کی وجہ سے وہ تمام مسلمانوں کی نظروں میں گرچکا تھا اور عقائد غلیظہ کی وجہ سے وہ تمام مسلمانوں کی نگاہ میں ملت اسلامیہ سے خارج ہوچکا۔ اس لئے اس نے اپنے پیروکاروں کو یہ نصیحت کی:

"یہ تو سوچو اگر تم اس گورنمنٹ (انگریز) کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے ہر ایک اسلامی سلطنت تمہیں قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے' کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔" (تبلیغ رسالت ج ۱۱ ص ۱۳۲)

اپنے سربراہ کی ان نصیحتوں کی روشنی میں قادیانی جماعت کے کسی فرد نے تحریک پاکستان میں حصہ نہیں لیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں تو اس جماعت کا کوئی فرد بھی مسلم لیگ میں نظر نہیں آتا جو ایک طرح سے تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کی سب سے بڑی جماعت تھی۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی تحریک پاکستان کے دوران بھی قادیانی جماعت نے ایسا رویہ اختیار کیا کہ کسی طرح ہندوستان تقسیم نہ ہو اور پاکستان نہ بنے اور جس جگہ و مقام ان کو نقصان پہنچایا جاسکتا تھا قادیانی جماعت نے اس سے دریغ نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا خلیفہ ثانی اپنے خواب میں لکھتا ہے کہ جو کہ اس نے ایک نکاح کی تقریب میں بیان کیا:

"حضور نے اپنا ایک رویا بیان فرمایا جس میں ذکر تھا کہ گاندھی جی آتے ہیں اور حضور کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر لیٹنا چاہتے ہیں اور ذرا سی دیر لیٹنے پر فوراً" اٹھ بیٹھے اور گفتگو شروع کردی۔ اور اس گفتگو میں حضور نے گاندھی جی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے اچھی زبان آپ کی ہے۔ گاندھی جی نے بھی اس کی تصدیق کی۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ دوسرے نمبر پر پنجابی ہے۔ گاندھی جی نے اس پر تعجب کیا مگر آخر مان گئے۔ اس کے بعد رویا میں نظارہ بدل گیا اور حضور گاندھی جی کے کہنے پر عورتوں میں تقریر فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ مگر وہ بہت تھوڑی آئی ہوئی تھیں اس رویا کی تعبیر میں حضور نے بیان فرمایا کہ یہ موجودہ فسادات کے متعلق ہے اور اس سے یہ لگتا ہے کہ ہندو مسلم تعلقات اس حد تک نہیں پہنچے کہ صلح نہ ہو سکتی ہو۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد کوئی بہتر صورت پیدا ہو جائے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت کرنی چاہئے۔" (اکھنڈ بھارت مجلس عرفان' روزنامہ الفضل قادیان)

(جاری ہے)

اسلام دین رحمت ہے

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ

بلاشبہ اسلام دنیا میں دین رحمت ہے تمام ادیان الٰہیہ سماویہ میں رحمت بن کر آیا ہے' پوری انسانیت کی ہمدردی کا علمبردار ہے اس کے دامن میں رافت و رحمت اور اخوت و شفقت کے وہ پھول ہیں جس سے مشام عالم معطر ہے اسلام نے دنیا کو ہمدردی و محبت کا درس دیا ہے۔ اسلام آنے کے بعد تمام ارباب ادیان اپنے اپنے مذہب میں اصلاح کرنے پر مجبور ہوئے کہ اسلام کے آفتاب عالمتاب کے بعد وہ اس قابل نہ تھے کہ دنیا کے سامنے منہ دکھا سکیں' حدیث نبویؐ ہے:

لایبقی بیت وبر ولا مدر الا ادخلہ اللہ الاسلام بعز عزیز فل ذلیل

ترجمہ: "کوئی خیمہ اور مٹی کا مکان باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ وہاں اسلام کو داخل کردے گا' کسی معزز کی عزت اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔

کا اشارہ اسی مضمون کی طرف بھی ہے کہ ہر ہر گھر میں اسلام پہنچا اور ہر مذہب نے اس کی خوبیوں سے فائدہ اٹھایا۔"

اسلام جانوروں پر بھی رحم کرنے کی تعلیم دیتا ہے:

اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے یہ بتلایا کہ ایک پیاسے کتے کو پانی پلا کر بھی جنت حاصل کی جاسکتی ہے اور ایک بلی کو ناحق ایذاء دینے سے انسان جہنم میں پہنچ سکتا ہے' اسلام ہی وہ مذہب ہے جو جانوروں پر بھی رحم سکھاتا ہے اور جانور ذبح کرنے کے لئے چھری تیز کرنے کا حکم دیتا ہے' اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا میں مظلوم بننے کو ذریعہ نجات سمجھتا ہے اور ناقابل برداشت تکالیف و مصائب میں صبر و حوصلہ کی تلقین کرتا ہے اور صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر و ثواب کی بشارت سناتا ہے **انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب** انتقام لینے کا حکم اس وقت دیتا ہے جب پانی سر سے گزر جائے اور ظلم حد سے بڑھ جائے مگر انتقام کی بھی غیر محدود اجازت نہیں دیتا بلکہ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ انتقام' ظلم کے مماثل ہو' اس سے متجاوز نہ ہو' ارشاد ہے:

فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم یعنی جتنا ظلم تم پر کیا گیا بس اتنا ہی انتقام لے لو' اور "**جزا سیئۃ سیئۃ مثلھا**" برائی کی سزا اتنی ہی برائی ہے۔

اس کے باوجود بھی اعلان فرمایا **فمن عفا واصلح اجرہ علی اللہ** کہ جو شخص درگزر کرے اور درستگی و اصلاح کی فکر کرے تو حق تعالیٰ ہی اجر عطا فرمائے گا۔

اسلام کا قانون رحمت و عدل

اسلام صرف اس وقت تلوار اٹھانے کا حکم دیتا ہے کہ جب اصلاح کے راستے بند ہوجاتے ہیں' تمام معاشرہ کے تباہ ہونے کا اندیشہ لاحق ہوجاتا ہے اور کوئی توقع خیر کی باقی نہیں رہتی' ہر طرف سے مایوسی ہی مایوسی ہوتی ہے' اس وقت شر و فساد سے عالم انسانیت کو بچانے کے لئے تلوار کا حکم دیتا ہے اور پھر بھی یہ اعلان کرتا ہے کہ بچوں کو بچاؤ' عورتوں اور بوڑھوں کو قتل مت کرو' عبادت گاہوں میں بیٹھے ہوئے عبادت گزاروں سے درگزر کرو' کیا موجودہ تہذیب کے مدعی خواہ وہ فرانس ہو یا برطانیہ' امریکہ ہو یا جرمنی' روس ہو یا چین' اسلام کے قانون رحمت عدل کی نظیر پیش کرسکتے ہیں؟ اسلام کی رواداری و انسانی ہمدردی کی کوئی مثال وہاں مل سکتی ہے؟

اسلامی غزوات پر اعتراض کرنے والوں کے روح فرسا کارنامے:

دنیا کی جنگ عظیم دوم نے کیا کیا تباہی نہیں مچائی' دو ہزار میل لمبا اور چار سو میل چوڑا میدان کارزار گرم ہوا' تیس ہزار ٹینک اور پچاس ہزار ہوائی جہاز انسانی خون کی ہولی کھیلنے کے لئے امڈ آئے' چھ برس تک انسانیت کی وہ مسلسل تباہی ہوتی رہی' جس کی نظیر تاریخ و استبداد میں نہیں مل سکتی اور جس کے سامنے چنگیز' ہلاکو شرمندہ ہیں' دس دس بارہ بارہ گھنٹے مسلسل ہوش ربا بمباری ہوتی رہی' سینکڑوں مربع میل میں نہ کوئی معصوم بچہ محفوظ رہا نہ کوئی

ضعیف و ناتواں بوڑھا' بچے' عورتیں اور بے گناہ حیوانات تمام کے تمام ہلاک ہوئے' پہلے ہلر و ہلر و گوبلز و میسولینی نے یہ کردار ادا کیا' پھر برطانیہ کے چرچل اور امریکہ نے اس درندگی کا ثبوت دیا' تقریباً" تین کروڑ نسل انسانی تباہ ہوئی اور لاکھوں عورتیں بیوہ ہوگئیں' اسٹالن نے کتنے لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں کو صرف اپنے عقیدے کمیونزم کی مخالفت کی وجہ سے تہ تیغ کیا' روس نے سمرقند و بخارا میں کیا کیا؟ فرانس نے الجزاء میں کیا کیا؟ ان مہذب بھیڑیوں اور انسان نما درندوں نے دنیا میں کیا کیا؟ اور کیا کررہے ہیں؟ نسل انسانی کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے ذخائر جمع کرنے والوں نے پہلے کیا کچھ نہیں کیا؟ اور آئندہ کیا کچھ نہیں کریں گے' کیا ان درندوں کے دلوں میں رحمت و انسانیت کا ایک شمہ بھی موجود ہے' کیا ان کو شرم نہیں آتی کہ اسلام کے مسئلہ جہاد اور آنحضرت ﷺ کے غزوات پر اعتراض کرتے ہیں؟ جبکہ ان میں دس سال کے عرصہ میں فریقین کے چند سو افراد سے زیادہ افراد قتل نہیں ہوئے' کفر کی یہ غیر منصفانہ دھاندلی کتنی عجیب ہے کہ خود تو مظلوم اور بے گناہ انسانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے کیا کیا ظلم کررہے ہیں اور حکومتوں کے تختے الٹنے اور طرح طرح کے انقلابات لانے کے لئے کیا کیا ستم ڈھارہے ہیں اور کیا کیا روح فرسا واقعات کرتے رہتے ہیں لیکن اگر اسلام عدل قائم کرنے کے لئے کسی بدترین مجرم کو قصاص کے طور پر قتل یا زنا جیسے قبیح جرم کے مرتکب کی سنگساری کا حکم دے تو تمام کافر چیخ اٹھتے ہیں یہ عدل و انسانیت کے خلاف ہے؟ اگر عقول یہاں تک مسخ ہوجائیں تو پھر جنون کا کیا علاج؟ کیا آج کل عدالتیں پھانسی کی سزائیں نہیں دیتیں' صد حیف کہ اسلام کے نام سے سزا ہو تو جرم ہے اور اگر غیر اسلامی عدالت سے سزا ہو تو عین انصاف ہے؟

"بریں عقل و دانش بباید گریست"

اسلام میں تو کفار کی چار قسمیں ہیں:

○ حربی کافر' ○ذمی کافر' ○مستامن کافر'
○ مرتد کافر

سب کے الگ الگ احکام ہیں' پھر اسی طرح مملکتوں کی اقسام ہیں:

○ دارالاسلام' ○ دارالحرب' ○دارالامان

سب کے علیحدہ علیحدہ شرعی احکام ہیں' بسا اوقات ان احکام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے شبہات پیدا ہوتے ہیں جو کافر میدان جنگ میں مسلمانوں سے معرکہ آراء ہوں ان کے ساتھ کا

> روس نے سمرقند و بخارا
> فرانس نے الجزائر میں کیا کیا؟
> ان مہذب بھیڑیوں اور انسان نما
> درندوں نے دنیا میں کیا کیا؟ اور
> کیا کررہے ہیں؟

رویہ نسبتاً" شدت آمیز ہے اسی طرح وہ کافر جو اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں اور سازشیں کرنے میں مصروف ہوں ان کے حق میں اسلام کا رویہ سخت ہے اور بلاشبہ اس موقعہ پر شدت و سختی ہی سراپا حکمت اور عین مصلحت ہے' جب ایک مسلمان زانی کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولا تاخذکم بھما رأفۃ فی دین اللہ (اور دیکھو! زانی مرد و عورت پر اللہ کے دین کا حکم نافذ کرتے وقت تمہیں ان پر ترس نہیں چاہئے)

تو مفسد کفار کے حق میں شفقت و رواداری کیونکر جائز ہوسکتی ہے؟ جب کبار صحابہ اور بدری صحابہ کے بارے میں مکمل مقاطعہ کا حکم شرعاً" واجب ہوسکتا ہے تو کفار و مرتدین کے بارے میں اگر صحیح سزا کی قدرت نہ ہو تو بدرجہ مجبوری ان کے ساتھ مقاطعہ کیوں اسلامی اصول کے خلاف ہے؟ درحقیقت اسلام کی تمام سزائیں نہ صرف یہ کہ عدل و انصاف کے فطری اصول پر مبنی ہیں بلکہ خود مجرم کے حق میں عین رحمت اور سراپا حکمت ہیں تاکہ اسے غوروفکر کا موقع ملے اور اسلام جیسی نعمت سے محروم ہوکر ابدالآباد تک عذاب الٰہی میں گرفتار نہ ہو' دراصل اسلام ہی وہ دین سماوی ہے جس نے جرم و سزا کے درمیان فطری توازن قائم کرکے انسانیت پر عظیم الشان احسان کیا ہے' جو لوگ جرائم پیشہ مفسدی اور کفار و مرتدین کے ساتھ معمولی سختی پر چیں بہ چیں ہوجاتے ہیں ان کے نزدیک گویا مسلمانوں کے ساتھ ظلم کرنا تو قابل برداشت ہے لیکن کافروں اور مرتدوں کے ساتھ سختی کرنا اسلامی عدل و انصاف کے خلاف ہے' مسلمانوں کو فرضی جرائم پر مادرزاد عریاں کرنا' انہیں سخت سے سخت سزائیں دینا اور ان سے انسانیت سوز سلوک کرنا تو ان کے نزدیک بالکل انصاف ہے لیکن موذی محارب کافر کو معمولی سزا دینا بھی اسلام کے خلاف ہے' یعنی اسلام مسلمانوں کو اتنی بھی اجازت نہیں دیتا کہ وہ بددین موذیوں سے قطع تعلق ہی کرلیں؟ نہ معلوم عقل و انصاف اور دین و دیانت کا جنازہ کیوں نکل گیا؟ موذی کافر کے ساتھ رحم دلی اور بے گناہ مسلمان کے ساتھ بے رحمی یہ کہاں کا فلسفہ ہے؟ کچھ محسوس ہوتا ہے کہ ایمان کا نور دلوں سے نکل چکا ہے اور کفر کی ظلمت ایسی چھاگئی ہے کہ حقائق کی تمیز مشکل ہوگئی ہے۔

○

قادیانیت کے ممکنہ حربے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے یو کے تیرھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس لئے لندن جاتے ہوئے ہمارے پاس کراچی میں قیام فرمایا تو ہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اندرون و بیرون ممالک سرگرمیوں کے بارے میں ایک تفصیلی انٹرویو لیا جو پیش خدمت ہے۔

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سوال : مولانا صاحب! میرا سب سے پہلا سوال آپ سے یہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کب قائم ہوئی اور آپ اس میں کب شمولیت اختیار کی؟

مولانا طوفانی صاحب : ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعے جب انگریز برصغیر میں داخل ہوا تو اپنے قدم جمانے کی کوشش کی تو اس کو مجاہد علمائے کرام کا سامنا کرنا پڑا' چنانچہ اس نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے جہاں اور حربے استعمال کئے وہاں ایک "جھوٹی نبوت" کی داغ بیل ڈالی' اس کام کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی جو اس وقت سیالکوٹ کچہری میں کلرک ملازم تھا کا انتخاب کیا اور اس منحوس الفطرت انسان نے مختلف دعوے کرتے ہوئے آخر کہہ دیا کہ میں نبی ہوں' چنانچہ اس وقت کے علما میں سے مولانا ثناء اللہ امرتسری'' مولانا محمد علی مونگیری'' پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف اور ان کے رفیق خاص مفتی محمد رفیق میانوی'' اور دیگر علمائے وقت نے اس کا تعاقب کیا اور بجائے اس کے کہ اس خبیث الفطرت انسان کا راجپال کی طرح خاتمہ کرکے ہمیشہ کے لئے دعوئی نبوت کے دروازے کو بند کردیا جاتا اس سے مناظرے شروع کردیئے اور یہ یوں انگریزوں کی چھتری کے نیچے پھلتا پھولتا چلا گیا۔ اس وقت انگریزوں کے خلاف جہاد کی تحریک شروع تھی جس کی قیادت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ فرمارہے تھے اور رفتہ رفتہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ اپنے اکابر کی سنت کو جاری رکھتے ہوئے میدان عمل میں آئے اور شاہ صاحب'' نے مجلس احرار کے نام سے علماء کو متحد کیا' جو انگریز کو ہندوستان سے نکالنے میں ہمہ تن مصروف ہوگئے اور مجلس احرار اسلام کی ایک شاخ تحریک تحفظ ختم نبوت کے نام سے قادیانیت کے تعاقب میں تشکیل دی اور ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اسی مجلس احرار اسلام کے تحت چلائی گئی اور ہمہ گیر طریقے سے تمام مکاتب فکر کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نام پر اکٹھا کرکے قادیانیوں کے نفاق اور کفر کو بے نقاب کیا اور کئی لاکھ آدمی جیل میں ڈال دیئے گئے اور کئی ہزار نوجوان لاہور مال روڈ پر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اس دور کے مارشل لاء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرماگئے۔ چنانچہ اس دور کے مسلمان حکمرانوں نے خواجہ ناظم الدین اور دولتانہ وغیرہ نے مجلس احرار کو خلاف قانون قرار دے دیا' شاہ صاحب'' نے قیام پاکستان کے بعد اس تحریک ختم نبوت کو باقی رکھنے کے لئے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نام سے ایک مستقل جماعت کی بنیاد رکھی اور بلااتفاق رائے آپ مجلس کے پہلے امیر منتخب ہوئے اور سیاست سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی اختیار فرمائی اور ایک مضبوط لائحہ عمل کے ساتھ مرزائیوں کے خلاف مسلمانوں کو منظم کرنا شروع کیا اور پاکستان کے مختلف شہروں میں لاہور' کراچی' پشاور' ملتان اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں دفاتر مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیادیں ڈالیں اور اپنے ساتھی علماء مولانا غلام غوث ہزاروی'' مولانا محمد علی جالندھری'' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی'' جیسے حضرات کو اس عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچانے پر مامور فرمایا اور ان حضرات نے اپنی زندگی میں خلوص نیت کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھایا اور ۱۹۷۴ء میں جبکہ شاہ صاحب'' اور ان کے دیگر رفقائے کار دنیا سے رخصت ہوچکے تھے۔ اس دوران مولانا محمد یوسف بنوری'' امیر مقرر ہوئے اور انہوں نے امارت اس شرط پر قبول فرمائی کہ نائب امیر خواجہ خواجگان قطب زماں حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کو بنایا جائے چنانچہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو ایک طویل جدوجہد کے بعد جس کی سرپرستی مولانا سید محمد یوسف بنوری'' کررہے تھے اور تمام مکاتب فکر کے علماء انتہائی ذوق و شوق اور خلوص کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لے رہے تھے کے نتیجہ میں آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ مولانا محمد یوسف بنوری'' کے بعد جب مرزائی غیر مسلم قرار دیئے جاچکے تو انہوں نے پاکستان سے باہر غیر ممالک میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے ناپاک کوششیں شروع کیں تو اللہ تعالیٰ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی حضرت امیر خواجہ خان محمد مدظلہ کی امارت و قیادت میں یہ توفیق بخشی کہ قادیانیت کے تعاقب اور اس کی ارتدادنہ سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کے لئے بیرون ممالک اپنے دفاتر قائم کئے' اسی بنا پر اس کا نام "عالمی مجلس تحفظ

ختم نبوت" رکھا گیا اور اللہ رب العزت کے کرم سے موجودہ حضرت الامیر کی قیادت میں یوکے' جرمنی' بیلجئم میں جماعت کے مستقل دفاتر قائم کردیئے گئے ہیں۔ کینیڈا' افریقہ' امریکہ اور دیگر یورپین ممالک میں وہاں کے مکین علمائے کرام کے تعاون سے قادیانیت کا تعاقب شروع کیا ہوا ہے۔

آپ کے پہلے سوال کے دوسرے حصے کا جواب یہ ہے کہ میں نے ۱۹۸۱ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت اختیار کی اور ضلع سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت اور تعاقب قادیانیت کی ڈیوٹی میرے ذمہ لگائی گئی جو تاحال جاری ہے۔

سوال : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اندرون و بیرون کتنے دفاتر اور ادارے ہیں؟

مولانا طوفانی صاحب : اندرون ملک پاکستان اور بیرون ملک مجموعی طور پر جس قدر ذاتی دفاتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجود ہیں میرے علم کے مطابق دنیا میں اس قدر منظم اور مربوط نظام کے دفاتر کسی جماعت کے نہیں ہیں' چنانچہ ڈیڑھ ایکڑ کے رقبے پر ملتان حضوری باغ روڈ میں جماعت کا مرکزی دفتر ایک سیکرٹریٹ کی شکل میں موجود ہے۔ جہاں دیگر امور رد قادیانیت کے علاوہ برصغیر کی منفرد لائبریری اس لحاظ سے ہے کہ قادیانیوں کی ہر کتاب موجود ہے اور رد قادیانیت میں بھی تقریباً" برصغیر' ایشیا میں لکھی گئی تمام کتب موجود ہیں باقی ذاتی دفاتر' اسلام آباد' راولپنڈی' سرگودھا' ربوہ' گجرات' گوجرانوالہ' لاہور' بہاولپور' بہاولنگر' رحیم یار خان' چنوں عاقل' ٹنڈو آدم' کنری' کوئٹہ' فیصل آباد اور کراچی میں ایک بہتر بڑا کمپلکس جو محل وقوع کے لحاظ سے ایسی جگہ پر واقع ہے جو نہ صرف کراچی کا دل ہے بلکہ دنیا میں کسی بھی جماعت کو محل وقوع کے لحاظ سے ایسی جگہ نصیب نہیں ہوئی پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ پر واقع ہے۔ اس کے علاوہ جو دفاتر موجود ہیں وہ عارضی" اور کرایہ پر حاصل کئے گئے ہیں اور وہ ہیں شیخوپورہ' ساہیوال' اوکاڑہ' بھکر' چنیوٹ' ڈیرہ اسمٰعیل خان' ڈیرہ غازیخان' مردان' ژوب وغیرہ میں بھی جماعتی احباب کے تعاون سے مبلغین مقرر ہیں جو چوبیں گھنٹے دفاتر میں موجود رہتے ہیں اور مقامی طور پر تحفظ ناموس رسالت' کے مسئلہ پر لوگ مجلس کے دفاتر سے رابطہ قائم کرکے ممکنہ امداد حاصل کرتے ہیں۔

سوال : اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جاچکا ہے تو آپ لوگ قادیانیوں کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں؟

مولانا طوفانی صاحب : اس کا آسان اور عقلی جواب یہ ہے کہ جب تک مرض موجود ہو اس کا علاج اور دوا کا استعمال ضروری ہے۔ قادیانیت کا وجود جب تک ہے ان کا تعاقب ہر مسلمان اور ذی ہوش نوجوان کا فرض ہے اور مرزائیت کے خاتمہ تک تعاقب عقلی و نقلی ہر لحاظ سے ضروری ہے۔

سوال : اگر پاکستان میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہوجائے تو قادیانیت خودبخود ختم ہوجائے گی تو پھر آپ لوگ نفاذ اسلام کے لئے جدوجہد کیوں نہیں کرتے؟

مولانا طوفانی صاحب : قادیانیت' مرزائیت ایک انتہائی خطرناک اور شاطر فرقہ ہے اور اس کے اندرونی ہاتھ اس قدر لمبے ہیں کہ جب بھی اسلامی اقتدار و روایات آئین شریعت کے لئے کوئی بھرپور محنت معرض وجود میں آتی ہے تو یہ اپنے ان لمبے ہاتھوں کو استعمال کرتے ہوئے مختلف روپ اور انداز اپنا کر اس کوشش کو ناکام بنادیتے ہیں' لہٰذا میں کھل کر کہوں گا کہ پاکستان کی سرزمین میں اس وقت تک کوئی بھی اسلامی نظام کی حامی تحریک من و عن پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی جب تک قادیانیت کا خاتمہ نہ ہو اور اس پر ہمارے پاس کافی اور شافی دلائل ہیں جو طلب کرنے پر ہم پیش کرسکتے ہیں۔ اگر پاکستان کے باسی مسلمان اور علماء یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام کا مکمل نفاذ ہو تو وہ قادیانیت کو ختم کرنے کے لئے اسوۂ صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر عمل کریں۔

سوال : قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کے دعویٰ کے مطابق ہر سال قادیانیوں میں ہزاروں کا اضافہ ہوجاتا ہے تو اس بارے میں آپ بتانا پسند فرمائیں گے؟

مولانا طوفانی صاحب : آپ حضرات اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ قادیانیت' مرزائیت کی بنیاد ہی الافتراء' کذب اور محض فراڈ پر مبنی ہے اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "میرے بعد تیس بڑے بڑے مکار' کذاب' (جھوٹ کے چیمپئن) آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

پیغمبر علیہ السلام کی اس نشاندہی کے بعد کوئی بھی مسلمان یہ باور نہیں کرسکتا کہ جھوٹے نبی اور اس کے امتی سچ کے قریب سے بھی گزرتے ہیں لہٰذا یہ تصور پیش کرنا کہ قادیانیت پھیل رہی ہے غلط ہے بلکہ زخمی سانپ کی طرح چھپ چھپا کر نوکری اور چھوکری کا لالچ جیسے اوچھے ہتھکنڈوں سے کبھی کبھار کوئی مسلمان نوجوان نوکری اور چھوکری کے لالچ میں ان کے ہاتھ چڑھ جائے تو اس کو وہ سینکڑوں سے تعبیر کرتے ہیں اور چنانچہ گزشتہ سال مرزا طاہر نے قادیانیوں سے لوٹا ہوا مال ہضم کرنے کے لئے چند تاریخی جھوٹ بولے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ یورپ میں پندرہ سو سے زائد مساجد احمدیت (قادیانیت) میں داخل ہوگئی ہیں۔ اسی

طرح پاکستان میں ۱۹۸۴ء کے بعد کئی ہزار مساجد بمعہ مقتدیوں کے احمدیت (قادیانیت) کی طرف راغب ہوگئی ہیں۔ میں نے اس کو لندن میں چیلنج دیا تھا کہ یورپ کو چھوڑیں' بلکہ صرف یوکے میں جہاں مرزا طاہر خود بیٹھا ہے اور اس کے بائیس مبلغ مختلف طریقوں سے ارتداد پھیلانے کے لئے چکر لگاتے رہتے ہیں اس میں مسلمانوں کی ایک مسجد کی نشاندہی کردے جو بمعہ مقتدیوں کے مرزائیت میں داخل ہوئی ہو تو ہم مرزا طاہر کو منہ مانگا انعام دینے کے لئے تیار ہیں' ٹھیک اس طرح تعداد بڑھاچڑھا کر یہ رائل فیملی قادیانیوں کو طفل تسلیوں کے ذریعے مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرتی ہے۔

سوال : آپ تیرہویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم یوکے میں شرکت کے لئے تشریف لے جارہے ہیں تو برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کیا سرگرمیاں ہیں؟

مولانا طوفانی صاحب : برطانیہ میں قادیانیت کے جراثیم تو پہلے ہی سے موجود تھے اس لئے کہ یہ ان ہی کا لگایا ہوا پودا تھا' پھر ظفراللہ قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ بناکر ان کو مزید تقویت پہنچانے کا موقع میسر آیا تو اس دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مولانا لال حسین اخترؒ ۱۹۶۴ء کو ان کی سرکوبی کے لئے برطانیہ روانہ کیا جنہوں نے پہلا دفتر برائے تحفظ عقیدۂ ختم نبوت ہڈرسفیلڈ میں قائم کیا الحمدللہ! انہوں نے عقلی و نقلی دلائل سے قادیانیت کی مزعومہ عمارت میں ایسی دراڑیں ڈالیں کہ وہ آج ان دراڑوں کو باوجود کوشش کے پر نہ کرسکے۔ ۱۹۸۴ء کے آرڈی نینس کے بعد مرزا طاہر گرفتاری کے خوف کی وجہ سے اپنی جھوٹی امت کو چھوڑ کر لندن بھاگا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے بھی فوری طور پر اس کی سرکوبی کے لئے لندن میں ان کے دفتر کے کچھ ہی فاصلے پر ۳۵ اسٹاک ویل گرین لندن میں مسلمانوں کے تعاون سے ایک چرچ خرید کر اس میں دفتر ختم نبوت مسجد اور مدرسہ قائم کیا اور ایک مستقل مبلغ کی وہاں ڈیوٹی لگادی جو ہمہ وقت قادیانیوں کے تعاقب میں مصروف رہتا ہے اور یوکے میں کسی بھی جگہ پر قادیانی مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کریں یا اپنی تبلیغی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کریں تو ہمارے مبلغ وہاں پہنچ کر مسلمانوں کے ایمانوں کی حفاظت کی کوشش کرتے ہیں۔ الحمدللہ! ۱۹۸۴ء کے بعد جماعت سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے ذریعے پورے یوکے میں جہاں کہیں بھی مسلمان آباد ہیں ان کو ختم نبوت کانفرنس میں دعوت دینے کے لئے سینکڑوں چھوٹے چھوٹے پروگراموں کے ذریعے تبلیغ اسلام' قادیانیت کے مکروفریب اور ان کے دیگر مسلک ہتھکنڈوں سے آگاہ کرتے ہیں اور انگلش اور اردو زبانوں میں سیکڑوں قسم کا لٹریچر تقسیم کرتے ہیں اور کانفرنس کے دنوں میں پاکستان سے بڑے بڑے اکابر مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا اللہ وسایا' مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلالپوری' جناب محمد انور اور بیسیوں علمائے ختم نبوت لندن جاتے ہیں اور اپنے فکری جذبات سے نہ صرف عقیدۂ ختم نبوت سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں بلکہ قادیانیت کے دجل و فریب سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہیں اس کے علاوہ سعودی عرب' بنگلہ دیش' انڈیا اور کئی دیگر مسلم ممالک سے اکابرین اسلام شرکت کرکے اسلامی اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں جس سے وہاں کے رہنے والے مسلمانوں کو قادیانیوں کے مکروہ عزائم سے آگاہ کرتے ہیں' بلکہ اس سے اکثر مسلم نوجوان ختم نبوت کے مبلغ بن کر واپس ہوتے ہیں۔ برطانیہ میں رہنے والے تمام مسلمان اس سے آگاہ ہیں۔

سوال : مرزا طاہر کہتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علما پر برطانیہ داخلہ پر پابندی لگائی جائے' اگر بالفرض ایسا ہوا تو اس کا متبادل حل کیا ہوگا؟

مولانا طوفانی صاحب : جناب محمد اشرف کھوکھر صاحب! اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ مرزا طاہر کا یہ مطالبہ کرنا اس بات پر شاہد ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر کی محنت سے خائف ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ مجلس کے اکابر یوکے میں جس قدر رائل فیملی کے خدوخال کو واضح کرتے ہیں اور ان کی اس حقیری کوشش سے مسلمانوں خصوصاً" وہاں کے نوجوانوں میں جو جذبہ پیدا ہوتا ہے مرزا طاہر اس سے خائف ہے اس لئے وہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر پابندی عائد کی جائے' چنانچہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا انشاء اللہ اور نہ ہی حکومت برطانیہ ایسا قدم اٹھائے گی۔ خدانخواستہ کبھی ایسی صورت پیدا ہو بھی گئی تو وہاں کے مسلمانوں میں اور مسلمان نوجوانوں میں دین کی طرف واپسی کا ریورس گیر لگ چکا ہے اور ان میں خصوصاً" وہاں کے علماء میں ایسا جذبہ پیدا ہوچکا ہے اور جماعت اسقدر انگلش میں لٹریچر تقسیم کرچکی ہے کہ اب انشاء اللہ وہاں قادیانیت کو پنپنے کا موقع نہیں مل سکے گا نیز دینی ادارے بھی اسقدر کھل چکے ہیں کہ وہاں کے فارغ التحصیل علماء بھی قادیانیت کے مکرو دجل کو بھانپ چکے ہیں لہٰذا اللہ کے دین نے تاقیامت رہنا ہے اور ختم نبوت کا تحفظ تاقیامت جاری رہے گا۔

سوال : مرزا طاہر کا دعویٰ ہے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام قادیانیوں کا مرہون منت ہے یہ کہاں تک درست ہے؟

مولانا طوفانی صاحب : میں پہلے عرض کرچکا

ہوں کہ مرزا طاہر اور اس کی رائل فیملی جھوٹ کی ایک فیکٹری ہے اور آپ ان سے ایسے ایسے جھوٹ سنیں گے جو شیطان لعین کے تصور میں بھی نہیں ہوتے' یہ بات آن دی ریکارڈ ہے کہ قادیانیوں نے پاکستان پر ہر مشکل میں ملک کے ساتھ غداری کی ہے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں جو قادیانی جرنیلوں اور فوجیوں نے غداری کی وہ آن دی ریکارڈ ہے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب کا اپنا بیان بھی آن دی ریکارڈ ہے کہ "پاکستان کے ایٹمی راز اسرائیل' امریکہ کو پہنچانے والا ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی تھا" اور یہ بات بھی واضح ہے کہ کہوٹہ میں انجینئرنگ شعبہ کے اندر کئی قادیانی موجود تھے' جنہوں نے ایٹمی راز بیرون ملک دشمنوں تک پہنچائے جس کی وجہ سے انھیں معزول کردیا گیا' جو لوگ پاکستان کی حساس شہ رگ کہوٹہ کے قیمتی راز دشمنوں کو پہنچائیں ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ہمارے ایٹمی پروگرام میں ممد اور ہیلپر ہوں گے یہ تاریخی حماقت اور بے وقوفی ہے۔

سوال : قادیانیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ علمائے اسلام نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی یہ بات کہاں تک درست ہے؟

مولانا طوفانی صاحب : اصل بات یہ ہے کہ قادیانی قیام پاکستان کے مخالف اور اکھنڈ بھارت کے حامی تھے اور گورداسپور جہاں قادیان واقع ہے اور مقبوضہ کشمیر میں داخلے کے لئے محفوظ واحد راستہ تھا ان قادیانیوں کی شیطنت کی وجہ سے گورداسپور ہم سے الگ ہوگیا اور اس کی وجہ سے پاکستان کو وہ زخم لگے جو کبھی مندمل نہ ہوں گے۔ نیز ان کے قبرستان ربوہ میں جو ان کی منحوس شخصیات کی قبروں پر تختیاں لگی ہوئی تھیں ان کو امانتاً" دفن کیا گیا ہے۔ اکھنڈ بھارت بننے پر ان لاشوں کو قادیان لے جایا جائے گا۔ یہ قادیانی اپنی یہ تمام حرکات اور پاکستان دشمنی پر پردہ ڈالنے کے لئے علمائے اسلام کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ ہم یہ برملا اعتراف کرتے ہیں کہ انگریز منحوس کی چالوں کو بھانپتے ہوئے ہمارے اکابر علما نے اس وقت یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ انگریز جاتے ہوئے ایسے مخمصے میں ڈال دے گا کہ ہم ہمیشہ آپس میں لڑتے رہیں گے لہٰذا انگریز کو یہاں سے نکالو اور بعد میں ہم مستقل بنیادوں پر "مسلم اور ہندو" کوئی فارمولا طے کرلیں گے۔ ہمارے اکابر کے اس طرز عمل کو جس کو پذیرائی نہیں ملی اس کو پاکستان دشمنی پر محمول کیا جبکہ قادیانی عملاً" پاکستان کی شہہ رگ کشمیر کے لئے راستہ روک کر بھی محب وطن ہی رہے۔

سوال : پاکستان پر کوئی آفت آجائے تو قادیانی کہتے ہیں کہ ہمیں آئین پاکستان میں کافر قرار دینے کا نتیجہ ہے تو اس بارے میں آپ کا کیا موقف ہے؟

مولانا طوفانی صاحب : اصل میں ہر دور میں باطل قوتیں اپنے وجود کو یا اس ناجائز دولت کو جو انہوں نے اپنے ماننے والوں سے اکھٹی کی ہوئی ہے ہضم کرنے کے لئے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے کافروں کے مختلف حربے بیان فرمائے ہیں ان میں سے یہ حربہ اور حیلہ بھی استعمال کیا۔ "**قالو طیرنا بک بمن معک**" انبیاء علیہ السلام کو کہتے تھے کہ تمہاری اور تمہارے ماننے والوں کی وجہ سے ہم مصائب میں مبتلا ہوئے تو قادیانی بھی اپنے آباؤ اجداد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو تم ہمارے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور ہمارے عقائد (باطلہ) کی تردید کرتے ہو اس وجہ سے پاکستان پر مصائب آتے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی ان کی دیگر خرمستیوں کی طرح ایک چالاکی ہے تاکہ ان کے چیلے رائل فیملی کے ساتھ چمٹے رہیں۔

سوال : قادیانی انٹرنیٹ پر قادیانیت کا پرچار کررہے ہیں' اس کے ردعمل میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کیا کردار ادا کررہی ہے؟

مولانا طوفانی صاحب : اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آج سے دو سال قبل یو کے دفتر ختم نبوت میں انٹرنیٹ لگایا ہے جس میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے مسلم اسٹوڈنٹ اکثر اوقات تشریف لاکر مختلف موضوعات پر کام کرتے رہتے ہیں **مثلاً** "وٹ از دی قادیانیت؟" اور "وٹ از دی ختم نبوۃ؟" اور دیگر موضوعات پر مبنی مضامین فیڈ کرتے رہتے ہیں علاوہ ازیں ہمارے کراچی دفتر ختم نبوت میں بھی انٹرنیٹ لگ چکا ہے۔

سوال : **سیٹلائٹ** کے ذریعے قادیانی اپنے کفریہ عقائد' عالم اسلام اور اسلامیان پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کررہی ہیں اس کے توڑ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کیا کررہی ہے ہے؟

مولانا طوفانی صاحب : جہاں تک موجودہ دور کے لوازمات اور تقاضوں کا تعلق ہے **سیٹلائٹ** پر گفتگو کرنا اہم سمجھا جاتا ہے لیکن وسائل کے ذریعے اگر کوئی شخص دنیا کو مسخر کرنا ممکن ہوتا تو مسلمانوں کا نام و نشان تک مٹ جاتا اس لئے کہ وسائل کفر کے پاس ہر دور میں وافر رہے ہیں' لیکن اس کے باوجود اسلام نے ہر دور میں اپنی بقا کے لئے اپنے ماننے والوں کو برسرپیکار رکھا ہے اور کفری طاقتیں امریکہ' روس اور دیگر صیہونی اور یہودی لابیاں اسلام سے پہلے بھی خائف تھیں اور اب بھی خائف ہیں' قادیانی **سیٹلائٹ** کو استعمال کرکے کوئی معتدبہ ترقی نہیں کرسکے اور نہ ہی **سیٹلائٹ** کی وجہ سے قادیانیت کی نفری میں کوئی اضافہ ہوا بلکہ خود اندازہ لگایئے کہ مرزا طاہر جس ڈش انٹینا پر تبلیغ کرتا نظر آتا ہے وہاں مسلمان اس پر نگاہ رکھتے ہیں کہ کوئی قادیانی کسی مسلمان کو مرزا طاہر کی تبلیغ سننے کے لئے

دعوت تو نہیں دیتا اگر کسی گھر میں کوئی مسلمان نوجوان جاتا ہے تو قادیانی اس کو سو سال کی محنت کے باوجود چھپ چھپا کر لے جاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو پتہ نہ چل سکے اور ہمارے خلاف محاذ نہ بن جائے اس سے بڑھ کر ان کے بطلان پر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ مرزا طاہر اور اس کی ذریت برطانیہ جیسے ملک میں علی الاعلان کسی مسلمان کو قادیانیت کے فروغ کے لئے دعوت نہیں دے سکتے تو پھر اس کو کامیابی قرار دینا حماقت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ باقی رہا یہ کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایسا پروگرام شروع کرے تو یہ سوال کئی دفعہ زیر غور آیا اور اکابر نے ہمیشہ خلوص اور للہیت کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی تلقین کی کہ یہی جملہ انبیاء علیہم السلام کی سنت رہا ہے۔

سوال: عام تاثر یہ ہے کہ ٹیزان عیسائیوں نے خرید لی ہے کیا یہ درست ہے؟

مولانا طوفانی صاحب: یہ پروپیگنڈہ بھی قادیانیت کے دجل و فریب کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ کس قدر جھوٹ اور لغو سے کام لے کر اپنی دنیا کو بنانے میں مصروف ہیں۔ من جملہ ان غلط اور جھوٹی بکواسات کی طرح یہ بھی ایک کھلا جھوٹ ہے تاکہ ان کا کاروبار چلتا رہے اور رائل فیلی کے اللے تللے جاری رہیں۔

سوال: قانون توہین رسالت' کو ختم کرنے کے سلسلے میں موجودہ عیسائی مہم کے پیچھے قادیانی مشنری کا ہاتھ تو نہیں ہے؟

مولانا طوفانی صاحب: میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا ہے کہ قادیانیوں کے ہاتھ لمبے ہیں، یہ مکار اور دجال ہیں جیسا کہ ہمارے پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لہٰذا کسی بھی جگہ، کسی بھی شعائر اسلام کی تذلیل، تنسیخ یا توہین کا مسئلہ پیدا ہو گا اس کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ضرور ہو گا۔ اس لئے کہ جس قدر شعائر اسلام کی توہین مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے کی ہے تاریخ انسانیت میں اس کی مثال اور نظیر ملنا محال ہے۔ لہٰذا قادیانی اپنے اس قبیح ترین جرم کو چھپانے کے لئے اور اپنے اس بدترین کردار کو باقی رکھنے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کر کے کسی نہ کسی لابی کو آگے کر دیتے ہیں اور خود پیچھے رہ کر تماشا دیکھتے ہیں۔

سوال: پاکستان میں موجودہ دہشت گردی میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے کیا آپ کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟

مولانا طوفانی صاحب: یہ بات اظہر من الشمس ہے اور آن دی ریکارڈ ہے کہ پاکستان میں مطلق دہشت گردی میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے اور اس کا واضح ثبوت ۱۹۸۵ء اور ۱۹۸۶ء میں مرزا طاہر کی لندن کی وہ تقریریں جس میں اس نے کہا تھا کہ کراچی بیروت بنے گا اور یہ بات آن دی ریکارڈ ہے پھر قادیانیوں کی یہ مشہور چال ہے کہ جب ان کا کوئی پیشوا جھوٹی موٹی پیشن گوئی کر دیتا ہے تو اس کی جھوٹی پیشن گوئی پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے قادیانی نیٹ ورک شروع کر دیتے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے مختلف نوع کے حربے استعمال کرتے ہیں کبھی لسانی، کبھی قومی، کبھی مذہبی، فرقہ واریت کو ہوا دے کر کبھی انڈر گراؤنڈ عورتوں کے ذریعے اور کبھی دولت اور ڈالروں کے ذریعے مسلمانوں میں جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے ان کو آپس میں لڑا بھڑا کر کے اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں اور اس کو دلیل بنا لیتے ہیں اور جس طرح یہ مسلمان ایک دوسرے پر کفر کے فتوی لگاتے ہیں اس کو آڑ بنا کر کے اپنے حقیقی کفر کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور قادیانیت پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی ہے چند دن رہ سکتی ہے جب تک مسلمان آپس میں باہم دست و گریبان رہے لہٰذا یہ شک و شبہ سے بالاتر ہے جیسا کہ ہمارے اکابر کہا کرتے تھے کہ اگر سمندر میں بھی دو مچھلیاں آپس میں لڑ رہی ہیں تو ان میں بھی قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔

> **قادیانیوں کے ہاتھ لمبے ہیں یہ مکار اور دجال ہیں کہیں بھی شعائر اسلام کی تذلیل تنسیخ اور توہین کا مسئلہ پیدا ہو گا تو اس کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہو گا**

سوال: آپ برطانیہ تشریف لے جا رہے ہیں، کتنا عرصہ وہاں قیام کر کے وطن واپس تشریف لائیں گے؟

مولانا طوفانی صاحب: ہمارا وزٹ ویزا چھ ماہ کا ہوتا ہے لیکن ہم چونکہ ایک خاص مقصد اور مشن کے لئے جاتے ہیں لہٰذا اپنا مشن پورا کرتے ہی فوراً براستہ حرمین شریفین عمرہ کی سعادت حاصل کر کے وطن واپس آ جاتے ہیں لہٰذا میں انشاء اللہ بروز جمعہ ۵ جولائی کو کراچی سے لندن روانہ ہوں گا اور وہاں پہنچنے کے بعد ۹ اگست کو ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس کے لئے یو کے کے مشہور ٹاؤن اور شہروں کے مسلمانوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے کے علاوہ انگلش میں لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے یکم اگست کو برمنگھم پہنچ جاؤں گا اور ۹ اگست تک مقامی مساجد میں بھرپور محنت کر کے کانفرنس میں شرکت کر کے مسلمانوں کو محبت رسول کا ثبوت دینے کی دعوت دیتا رہوں گا۔ اور ہم انشاء اللہ اگست کے اخیر میں عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کی بعد بمعہ اکابرین اور احباب ختم نبوت کے وطن واپس پہنچ جائیں گے۔ (انشاء اللہ العزیز)

○

جناب انور طاہر

مرزائے قادیاں کے جھوٹے دعوے

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے نبی بننے کا دعوے کرنے والے مرزا غلام احمد احمد قادیانی کا اس غلامی پر ناز کرنے کی بجائے یہ نسبت ختم کردینا اور خود محمد اور احمد بن بیٹھنا دینیات کی تاریخ کا منفرد سانحہ ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل فتنہ ہے تو اس کی وجہ مرزا قادیانی کا دعوائے نبوت کے بعد دلائل گھڑنے کا لامتناہی سلسلہ ہے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کے الفاظ تک کا تقدس اور سیاق و سباق ہی نظرانداز نہیں ہوا بلکہ الفاظ و معانی کی نئی دنیا بسائی گئی' لغات و اصطلاحات کا نیا جہان آباد ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو قبول اور مسترد کردینے کی بنیاد روایت اور درایت کا کوئی اصول نہیں بلکہ ان کا اس دعوٰی کے لئے کار آمد ٹھہرنا اس کے صحیح و غلط ہونے کا پیمانہ بن گیا۔ اخلاقیات کے بھی اپنے معیار بنائے گئے۔ اس لئے مرزا قادیانی کے فکر و عمل کی پوری کائنات پیاز ثابت ہوئی۔ چھلکے پہ چھلکا اتارتے جایئے نتیجہ کچھ نہیں نکلے گا۔ مثلاً" مرزا قادیانی نے مجدد ہونے کا دعوٰی کیا' لیکن کبھی تیرہویں صدی اور کبھی چودھویں صدی کے مجدد ہونے کی بات کی گئی۔ کبھی کہا وہ تیرہویں صدی کے پورا ہونے پر ظاہر ہونے والا مسیح ہے۔ یہ بھی کہا مثیل ہونے کا دعوٰی کیا ہے' جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ مگر ساری عمر اپنے نام کے ساتھ مسیح موعود لکھتے رہے۔ یہ بھی کہا کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوسکتے' وہ تو نبی ہیں اور نبی اب آنہیں سکتا۔ اور امتی آپ ہو نہیں سکتے کہ نبی ہیں۔ مگر جب مرزا نے خود نبی ہونے کا دعوٰی کیا تو امتی ہی ٹھہرے۔ ظلی' بروزی اور غیر تشریعی نبی اور تشریعی نبی ہونے کا دعوٰی بھی کردیا۔ دعوٰی یہ بھی ہے کہ میں جھوٹا ہوتا تو دعوٰی کے بعد ۲۳ سال تک زندہ نہ رہتا۔ لیکن جھوٹا دعوٰی کب کیا اس کا کوئی تعین نہیں؟ شاید اس لئے کہا بلفظ نبی اپنے کو سمجھیں' بلکہ مرزا کے دوسرے جانشین کا کہنا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کا فہم نہیں رکھتے تھے۔

مرزا قادیانی کی شخصیت کے بارے میں دو اور دو چار کی طرح یہی کلیہ بن سکتا ہے کہ دعوٰی پہلے اور دلائل بعد میں گھڑنے کی وجہ سے دعاوی اور نتائج میں ربط نہیں رہا۔ دعاوی بلند آہنگ اور نتائج اتنے ہی پست مرتب ہوئے۔

مرزا کے دعاوی و دلائل میں واضح فرق کی پہلی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد بزرگ ترین ہستی محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے نتیجے میں منصب نبوت پر فائز ہونے کا دعوٰی کیا گیا ہے۔ مگر بعد میں اس نسبت کو ختم کردیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے غلام کی نسبت سابقہ یا رواج کہہ کر ختم کی یا یہ سورۃ الصف کی ایک آیت مبارکہ کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بشارت کا مصداق بننے کی کوشش میں ختم ہوئی کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

بہرحال یہ نسبت ختم ہوئی اور اپنے ہاتھوں ختم کی گئی۔ پہلے مرزا قادیانی نے بروز' مظہر' بعثت دوم وغیرہ کے حوالے سے ختم کی' بعد میں مرزا کے دوسرے جانشین مرزا بشیرالدین محمود نے حتمی فیصلہ دے دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق تو بس مرزا قادیانی ہے۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا کے جھوٹے جانشین مرزا طاہر احمد کی سوانح حیات ایک برطانوی جی ٹی آئن ایڈمن سے لکھوائی گئی "آمین آف گڈ" نامی اس کتاب میں شروع سے آخر تک مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف حذف کرکے ہوا اور صرف احمد نام متعارف کرایا گیا۔

احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف انسانیت پر فائز ہونے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دیگر کی غلامی سے نجات کی ضامن تھی۔ یہ ضمانت کیا ختم ہوئی۔ مرزا قادیانی سے ملک و قوم کی غلامی کے خاتمے کے بارے میں سوچنے' لکھنے اور کچھ کرنے کی صلاحیت ہی سلب ہوگئی!

یہ دعوٰی بھی کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کمالات نبوت بخش ہے اور آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور نبی تراش توجہ سے قیامت تک صرف ایک (وہ بھی خود ہی) نبی بننے کا نتیجہ نکالا گیا اور ساتھ ہی یہ دعوٰی کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے اور ہر ایک نبی کی صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو ایک مکمل انسان

قرار دینے میں بھی تامل رہتا ہے۔ نبوت کے سلسلے میں یہ بھی دعویٰ ہے کہ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیق کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس حوالے سے اپنے رسول ہونے کا دعویٰ ایک سطح پہلے کیا گیا۔ دوسرے الفاظ میں سیرت صدیق رضی اللہ عنہ کی اس کھڑکی سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی اللہ کے پاس نہ آئے جب کہ وہی پہلے فنافی الرسول ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونے کے باوجود صدیق رہے رسول نہیں بنے۔ جیسے ایک قادیانی غلام' آقا میں فنا ہونے کے دعویٰ کے بعد خود فنا نہیں ہوا' بلکہ جس میں فنا ہونے کا دعویٰ کیا وہی یعنی اپنا آقا بن بیٹھا اور اس کے نتیجے میں غلام ہونے کے شرف سے محروم ہوگیا کہ ایسا دعویٰ غلامی کا نتیجہ ہی نہیں۔

مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ یہ بات واقعی سچ ہے کہ جو مسلمان ہیں یہ قرآن شریف کو بالکل نہیں سمجھتے اب خدا کا ارادہ ہے کہ صحیح معنی قرآن کے ظاہر کرے۔ خدا نے مجھے اس لئے مامور کیا ہے اور میں اس کے الہام اور وحی سے قرآن شریف کو سمجھتا ہوں۔ یہ دعویٰ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو کیا گیا۔ جب کہ ۲۸ مئی ۱۸۹۷ء کی ایک تحریر میں کہا گیا "میری تالیفات اور بھی ہیں جو نہایت مفید ہیں' جیسے رسالہ احکام القرآن اور آربعین فی علامات المقربین اور سراج منیر اور تفسیر کتاب عزیز۔ دوسرے الفاظ میں الہام اور وحی سے قرآن شریف کو سمجھتا ہوں" کے دعویٰ پر مبنی تفسیر تالیف ہو چکی تھی۔ مگر یہ تفسیر آج تک منظر عام پر نہیں آسکی جب کہ مرزا قادیانی کو اسی لئے مامور کیا گیا۔

مرزا قادیانی کی جو تفسیر سامنے لائی گئی وہ باقاعدہ نہیں بلکہ دیگر تالیفات میں موجود مختلف آیات مبارکہ کی تفسیر ایک ترتیب سے جمع کردی گئی ہے۔ زیادہ حصہ سورہ فاتحہ بلکہ اس کے آخری حصہ پر مشتمل ہے۔ اتفاق دیکھئے "مرزا قادیانی کے قرآن کے صحیح معنی" سے اختلاف مرزا کے جسمانی اور روحانی جانشین مرزا بشیر الدین محمود نے کیا۔ ترجمہ کس کا صحیح ہے؟ بحث اس سے نہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ مرزا محمود نے اپنے والد کا ترجمہ قرآن "مامور کا ترجمہ" نہیں سمجھا۔ مرزا قادیانی کی "بیان فرمودہ" تفسیر سورہ فاتحہ میں اس سورہ مبارکہ کی آخری آیت مجیدہ کا ترجمہ کئی بار ہوا۔ ہر مرتبہ ایک بات مختلف انداز میں کی گئی' لیکن مرزا محمود نے کسی ایک انداز کو قبول نہیں کیا' اور اپنی تفسیر صغیر و کبیر دونوں میں اس سے قطعی مختلف ترجمہ کیا۔ جب کہ مرزا محمود کے داماد پیر معین الدین نے اپنے سسر کی تفسیر کی تلخیص "مخزن معارف" میں قادیانی کا ترجمہ لیا اور مرزا محمود کا ترک کردیا۔

اب صحیح ترجمہ کا ایک نمونہ پیش ہے جس کے لئے مرزا قادیانی کا مامور ہونے کا دعویٰ ہے۔ سورۃ اخلاص' سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا ترجمہ یہ کیا گیا:

"تم اے مسلمانو! نصاریٰ سے کہو کہ وہ اللہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے' نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا' اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے اور تم نصاریٰ کا فتنہ دیکھو گے اور مسیح موعود کے دشمنوں کا نشانہ بنو گے۔ یوں دعا مانگا کرو کہ میں تمام مخلوق کے شر سے..... خدا کی پناہ مانگتا ہوں...... اور میں اندھیری رات کے شر سے' جو عیسائیت کے فتنہ اور انکار مسیح موعود کے فتنہ کی رات ہے' خدا کی پناہ مانگتا ہوں...." (تحفہ گولڑویہ ص ۷۷'۷۸ روحانی خزائن ج ۱۷ صفحہ ۲۲۰'۲۲۱)

یاد رہے "بیان فرمودہ" تفسیر سورہ فاتحہ میں اس ترجمہ کو جگہ نہیں مل سکی' شاید اس کے مرتب اسے صحیح معنی میں نہیں سمجھے!

مرزا نے ایک حدیث کا ترجمہ یہ کیا ہے "کیا حدیث امامکم منکم کے یہی معنی نہیں کہ آنے والا عیسیٰ' اے امتی لوگو! تم میں سے ہے نہ کسی اور قوم سے" اور یہ کہ صحیح بخاری میں آنے والے عیسیٰ کی نسبت صاف لکھا ہے کہ اما مکم منکم یعنی اے امتیو! آنے والا عیسیٰ بھی صرف ایک امتی ہے نہ اور کچھ' جب کہ صحیح بخاری میں یہ امام مہدی کے بارے میں ہے لیکن مرزا قادیانی نے "و" اور اس کا ترجمہ حذف کردیا۔ مگر ایک سوال کے جواب میں خود ہی صحیح مفہوم واضح کردیا۔ "حدیث میں آیا ہے کہ مسیح جو آنے والا ہے وہ دوسروں کے پیچھے نماز پڑھے گا۔"

اب ترجمہ کے ضمن میں مرزا قادیانی کے ایک الہام کے چند تراجم دیکھیں جو تمام مرزا قادیانی کے ہیں۔ اس الہام کا انتخاب اس لئے بھی کیا گیا کہ اس کے تمام جملے قرآن مجید کی مختلف آیات میں معمولی تصرف کا نتیجہ ہیں' ایک سورہ تبت کی پہلی آیت اور دوسری سورۃ الاحقاف کی آیت نمبر ۳۵ کا پہلا حصہ ہے' دیگر کے لئے انفال' قصص' البقرہ اور النسا ایک نظر ضرور دیکھ لیں۔

مرزا قادیانی کا الہام یہ ہے اور اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے:

"اور جب تیرے ساتھ مکر کیا اس شخص نے جس نے کفر کی راہ اختیار کی۔ اے ہامان! میرے لئے آگ روشن کر شاید کہ موسیٰ کے معبود کی اطلاع پاسکوں اور میں اس کو جھوٹوں میں خیال کرتا ہوں' ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ خود اس کے لئے نہیں چاہئے تھا کہ داخل ہو اس میں مگر اس حالت میں کہ وہ

خائف ہو اور جو تکلیف تجھ کو پہنچی ہے' پس یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ فتنہ ہے' پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا اولوالعزم لوگوں نے۔" (احمدیہ تحریک)

اب مرزا قادیانی کے تراجم پڑھیں اور صحیح ترجمہ کے لئے "مامور" ہونے کی داد دیں!

(۱) "وہ زمانہ یاد کر جب کہ مکفر تجھ پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا اور اپنے کسی حامی کو جس کا لوگوں پر اثر ہو سکتا ہے کہے کہ میرے لئے فتنہ کی آگ بھڑکا تاکہ میں دیکھ لوں کہ یہ شخص جو موسیٰ کی طرح کلیم اللہ ہونے کا مدعی ہے۔ خدا اس کا معاون ہے یا نہیں اور میں تو اسے جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ ابی لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے اور آپ بھی ہلاک ہوگیا' اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس میں دخل دیتا مگر ڈر ڈر کر اور جو رنج تجھے پہنچے وہ خدا کی طرف سے ہے۔" (از ملک محمد جعفر خان)

(۲) "یاد کر جب مکفر نے بغرض کسی مکر کے اپنے رفیق کو کہا کہ کسی فتنہ یا آزمائش کی آگ بھڑکا تاکہ میں موسیٰ کے خدا پر یعنی اس شخص کے خدا پر مطلع ہو جاؤں کیونکہ وہ اس کی مدد کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہے یا نہیں' کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے' یہ کسی واقعہ آئندہ کی طرف اشارہ ہے کہ جو بصورت گزشتہ بیان کیا گیا ہے۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے' اور وہ بھی ہلاک ہوا' اور اس کو لائق نہ تھا کہ اس کام میں بجز خائف و ترساں ہونے کے یونہی دلیری سے داخل ہو جاتا اور جو دکھ تجھ کو پہنچے تو وہ خدا کی طرف سے ہے' یہ کسی شخص کے شر کی طرف اشارہ ہے جو بذریعہ تحریر یا بذریعہ کسی اور فعل کے اس سے ظہور میں آئے واللہ اعلم بالصواب اس جگہ فتنہ ہے پس صبر کر جیسے اولوالعزم لوگوں نے صبر کیا ہے۔" (تفسیر سورہ فاتحہ ص ۳۱۸'۳۱۹)

(۳) "اور یاد کر وہ آنے والا زمانہ جب کہ ایک شخص تیرے پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا اور اپنے کسی ایسے شخص کو جس کے فتویٰ کا دنیا پر عام اثر ہوتا ہو' کہے گا اے ہامان میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا تا میں اس شخص کے خدا پر اطلاع پاؤں اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔ ہلاک ہوگئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ بھی ہوگیا (یعنی جس نے یہ فتنہ لکھا اور لکھوایا) اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے..... اور پھر فرمایا کہ اس فتویٰ تکفیر سے جو کچھ تکلیف تجھے پہنچے گی وہ تو خدا کی طرف سے ہے' یہ ایک فتنہ ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔" (تذکرہ ص ۳۷۱)

(۴) "اور یاد کر وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر سے تکفیر کا فتویٰ دے گا.... اور پھر فرمایا کہ وہ اپنے بزرگ ہامان کو کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تو اپنے فتویٰ سے سب کو افروختہ کر سکتا ہے سو تو سب سے پہلے اس کفرنامہ پر مہر لگا تاکہ سب علما بھڑک اٹھیں اور تیری مہر دیکھ کر وہ بھی مہریں لگادیں اور تاکہ میں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں (تب اس نے مہر لگادی) ابولہب ہلاک ہوگیا اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے (ایک ہاتھ جس کے ساتھ تکفیر نامہ کو پکڑا اور دوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مہر لگائی یا تکفیر نامہ لکھا) اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب وہ ہامان تکفیر نامہ پر مہر لگادے گا تو بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔" (تذکرہ ص ۳۹۹)

(۵) "یاد کر وہ زمانہ جب کہ ایک مولوی تجھ پر کفر کا فتویٰ لگائے گا اور اپنے کسی حامی کو' جس کا لوگوں پر اثر ہو سکے گا' کہے گا کہ میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا' یعنی ایسا کر اور اس قسم کا فتویٰ دے دے کہ تمام لوگ اس شخص کو کافر سمجھ لیں' تاکہ میں دیکھوں کہ اس کا خدا سے کیا تعلق ہے یعنی یہ جو موسیٰ کی طرح اپنا کلیم اللہ ظاہر کرتا ہے۔ کیا خدا اس کا حامی ہے یا نہیں' اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے' ہلاک ہوگئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے (جب کہ اس نے یہ فتویٰ لکھا) اور وہ آپ بھی ہلاک ہوگیا' اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈر ڈر کر اور جو رنج تجھے پہنچے گا وہ خدا کی طرف سے ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۳۵ روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۲۵)

ان تراجم کو تفسیری ترجمہ بھی قرار دیں تو بھی ان کے صحیح ہونے کی گنجائش نہیں۔ جہاں تک الہامی اور وحی پر مبنی تفسیر کا تعلق ہے تو مرزا قادیانی کے پہلے جانشین نورالدین' دوسرے جانشین مرزا بشیرالدین محمود اور لاہوری جماعت کے امیر محمد علی بھی اس سے مطمئن نہیں اور جابجا اس سے اختلاف کیا۔ اس سلسلے میں تفصیلات حافظ عنایت اللہ اثری کی تصنیف "مرزا صاحب قادیانی (اور) قرآن مجید سے "نادانی" میں دیکھی جا سکتی ہیں' یہاں نورالدین کے تفسیری نکات پر مشتمل "حقائق الفرقان" کا صرف ایک حوالہ کافی ہے سورۃ البقرہ کی آیت مبارکہ نمبر ۲۵۹ کی تفسیر کے تحت ہے۔ حضرت صاحب (یعنی مرزا قادیانی.....ناقل) سے میں نے ایک دفعہ اس آیت کے معنی دریافت کئے تو آپ نے فرمایا:

"میں نے جناب الٰہی میں توجہ کی تو مجھ پر کھلا کہ وہ شخص واقعی مرگیا تھا' عرض کیا پھر سو سال کے بعد اٹھنا کیا ہے؟ فرمایا کہ انبیاء کے

باقی صفحہ ۱۸ پر

دانت دُرست "تن" دُرست

دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی صحت کے لیے انتہائی موثر نباتاتی

مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

اچھی صحت کا دارومدار صحت مند دانتوں پر ہے۔ اگر دانت خراب ہوں یا عدم توجہی کے باعث گر جائیں تو انسان دُنیا کی بہت سی نعمتوں اور لذتوں سے لطف اندوز نہیں ہوسکتا۔ زمانۂ قدیم سے صحتِ دندان کے لیے انسان درختوں کی شاخیں بطور مسواک استعمال کرتا آیا ہے۔ ہمدرد نے تحقیق و تجربات کے بعد دارچینی، لونگ، الائچی اور صحتِ دہن کے لیے دیگر مفید نباتات کے اضافے کے ساتھ "مسواک ٹوتھ پیسٹ" تیار کیا ہے جو دانتوں کو صاف اور سفید رکھنے کے ساتھ مسوڑھوں کو بھی مضبوط، صحت مند اور محفوظ رکھتا ہے۔

سارے گھر کا ٹوتھ پیسٹ

مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

مسواک کے قدرتی خواص صحتِ دندان کی مضبوط اساس

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالی منصوبہ۔

Adarts-HMPT-22/95

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ

تاریخ ساز فیصلہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم' اما بعد

۱۹ شعبان ۱۳۹۴ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن پاکستان بلکہ اسلام کی تاریخ میں ایک یادگار دن شمار ہوگا' اس مبارک دن میں اللہ تعالی نے پاکستان کی قومی اسمبلی سے وہ سنگین اور نازک مسئلہ طے کرادیا' جس نے تقریباً" نوے سال سے عالم اسلام کو تشویش اور اضطراب میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ قادیانیت نے عالم اسلام کے جسم پر ایک رستے ہوئے ناسور کی شکل اختیار کرلی تھی اور وہ نہ صرف مذہبی بلکہ معاشی اور سیاسی سطح پر بھی عالم اسلام کے مفادات کو مسلسل تباہ کن نقصانات پہنچارہی تھی۔ اور اس کی شرانگیزیوں کا موثر سدباب اس کے بغیر ممکن نہیں تھا کہ ان کی صحیح حیثیت آئینی اور قانونی طور پر تسلیم کرکے اس کا واضح اعلان کیا جائے۔

دنیا میں اگر کوئی نیا مذہب پیدا ہوتا ہے تو اسے روکنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ لہذا اگر قادیانیت واقعے کے مطابق اپنے آپ کو اسلام سے الگ ایک مستقل مذہب کی حیثیت میں پیش کرتی تو معاملہ اتنا سنگین نہ ہوتا۔ لیکن اس نئے مذہب نے انصاف اور سچائی کا یہ سیدھا راستہ اختیار کرنے کے بجائے دجل و فریب کا راستہ اختیار کیا اور اپنی صحیح حیثیت واضح کرنے کے بجائے اپنے آپ کو اسلام ہی کے نام سے دنیا میں متعارف کرایا واقعات کی اس غلط تعبیر نے عالم اسلام کو جو پے درپے شدید نقصانات پہنچائے وہ اب انتہائی سنگین نوعیت اختیار کرگئے تھے اور دنیائے اسلام میں قادیانیت کی تباہ کاریاں اس نقطے تک پہنچ گئیں تھیں جس کی نظیر تاریخ اسلام میں شاید صرف قرامد کے فتنے میں ملتی ہے۔

اس بنا پر مسلمانوں کی طرف سے سالہا سال سے یہ مطالبہ کیا جارہا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام متبعین کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر دنیا پر ان کی صحیح حیثیت واضح کردی جائے۔ یہ مطالبہ غیر منقسم ہندوستان ہی میں شروع ہوگیا تھا۔ امام العصر حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے اس مقصد کے لئے بطور خاص چن لیا تھا' انھوں نے اپنی عمر کے آخری دور میں ملک کے طول و عرض میں تبلیغی دورے کرکے مسلمانوں کو اس شدید خطرے سے آگاہ کیا اور علمی سطح پر اس فتنے کے تاروپود بکھیر کر رکھ دیئے۔ ان تبلیغی دوروں میں حضرت مولانا مرتضٰی حسن صاحب چاند پوریؒ' حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ اور احقر کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ ان کے رفیق تھے۔ اور ان ہی حضرات کی پیہم کوششوں سے ۱۹۳۵ء کے مقدمہ بھاولپور میں پہلی بار قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا عدالتی سطح پر اعلان کیا گیا۔

علامہ اقبال مرحوم جنھوں نے ختم نبوت کے مسئلہ پر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ ہی سے علمی استفادہ کیا تھا اور دوسرے بہت سے مسلمان رہنما قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے مسلسل کوشاں رہے' لیکن یہ سب حضرات یہ مطالبہ ایک ایسی حکومت سے کر رہے تھے جس نے مرزائیت کا یہ پودا اپنے ہاتھوں سے کاشت کیا تھا اور جو مسلسل اس نئے مذہب کی پیٹھ تھپکنے کی پالیسی پر کاربند تھی۔ اس لئے ان حضرات کے یہ مطالبے صدابا لصحرا ثابت ہوئے اور ان کی شنوائی نہ ہوسکی۔

پاکستان بننے کے بعد یہ مطالبہ ازسرنو شروع ہوا اور ۱۹۵۳ء میں اسی کی خاطر ہزارہا مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کردیں' لیکن ستائیس سال کے اس عرصے میں حکمرانوں کی غفلت اور لاپراوئی کے نتیجے میں یہ مطالبہ پورا نہ ہوسکا۔ اللہ تعالی نے یہ سعادت اس حکومت کی قسمت میں لکھی تھی' چنانچہ ۷ ستمبر کی شام کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے یہ تاریخ ساز آئینی ترمیم منظور کرلی۔

اس آئینی ترمیم کے ذریعہ مندرجہ ذیل امور کی اطمینان بخش وضاحت ہوگئی ہے۔

(۱) آئین کی دفعہ ۱۰۶ کی شق نمبر ۳ میں جہاں انتخابات کی نشستوں کے لئے اقلیتوں کے نام درج ہیں۔ وہاں مندرجہ ذیل الفاظ بڑھادیئے گئے ہیں۔

اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) اس طرح مرزائیوں کے دونوں گروپوں کو اقلیت قرار دیا گیا ہے۔

(۲) دفعہ ۲۶۰ شق نمبر ۲ کے بعد مندرجہ ذیل نئی شق کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۳) جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعوٰی کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

(۴) ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر ۲۹۵ الف میں حسب ذیل تشریح درج کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ "کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق نمبر ۳ کی تصریحات کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔"

اس طرح مسلمانوں کے لئے قادیانی مذہب اختیار کرنے کو قابل سزا جرم قرار دے دیا گیا ہے۔

(۵) قومی رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد ۱۹۷۴ء متعلقہ قانونی اور ضابطے کی ترمیمات کرنے کی سفارش کی گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شناختی کارڈوں پر مرزائیوں کو یہ تصریح کرنی ہوگی کہ وہ قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان تاریخ ساز ترمیمات کے ذریعہ مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ جس واضح اور غیر مبہم انداز میں پورا ہوگیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ عرصہ دراز کے بعد اس اعلان نے مسلمانوں کو وہ سچی مسرت عطا کی ہے جو قلب و روح کی گہرائیوں سے اٹھتی ہے۔ اس کارنامے پر پارلیمنٹ کے تمام اراکین پوری قوم کی طرف سے دلی مبارکباد اور گرم جوش خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی ایک ایسی عظیم خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے جو اسلام کی تاریخ میں انشاء اللہ ہمیشہ یادگار رہے گی اس موقعہ پر ملک بھر کے عوام' علماء اور ہر شعبہ زندگی کے افراد نے جس مکمل اتحاد کا مظاہرہ کیا اور اپنے جذبات کے اظہار میں جس نظم و ضبط' صبر و تحمل اور امن پسندی کا ثبوت دیا وہ اس ملک کی تاریخ کا ایک مثالی واقعہ ہے اور یہ درحقیقت اسی ہوش مندانہ طرز عمل کا ثمرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے مسئلے کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ طے کرایا جو برسوں سے الجھا پڑا تھا۔

ناانصافی ہوگی اگر یہاں وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کے تدبر کو بطور خاص خراج تحسین پیش نہ کیا جائے جنہوں نے اس مسئلہ کی نزاکت و اہمیت کو سمجھا اور اس کے حل کے لئے ایسا خوبصورت طریقہ اختیار کیا جو ہر لحاظ سے پائیدار اور پوری دنیا کے لئے واجب التسلیم ہو۔ ہمیں خوشی ہے کہ قوم نے وزیر اعظم کے اس کارنامے کے اعتراف میں کسی بخل سے کام نہیں لیا۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کردیا کہ وہ حکومت کو اس کی غلط کاریوں پر ٹوکنے کے ساتھ ساتھ اس کے قابل تعریف کارناموں کو کھلے دل سے سراہنے کی بھی پوری صلاحیت رکھتی ہے اور اگر حکومت ملک و ملت کی صلاح و فلاح کے لئے سیدھا راستہ اختیار کرے تو یہ قوم اسے آنکھوں پر بٹھا سکتی ہے۔

اس تاریخی اقوام کا ایک لازمی فائدہ یہ ہوا ہے کہ اس کی وجہ سے حکومت عوام کے اور قریب ہوگئی ہے اور دونوں کے دلوں میں جو فاصلے تھے وہ اور کم ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکومت' اپوزیشن اور عوام سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس باہمی اعتماد مفاہمت' اور یگانگت کی فضا کو برقرار رکھیں۔ اس طرح ملک کو درپیش تمام مسائل آسانی سے حل ہوسکتے ہیں اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی نظام زندگی کا گہوارہ بنایا جاسکتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

بقیہ:

مرزائے قادیاں کے جھوٹے دعوے

مرنے کے بعد ایک حیات دی جاتی ہے..... پھر عرض کیا وہ آیت کس طرح ہے؟ فرمایا کیا مردہ آیت نہیں ہوسکتا؟....... چونکہ میری طبیعت میں شرم اور ادب بہت تھا اس لئے میں نے یہ نہ پوچھا کہ **انظر الی طعامک و شرابک لم یتسنہ** کا کیا مطلب ہوا؟ یہ بھی یاد رہے "حقائق الفرقان" کے پیش لفظ میں تذکرۃ المہدی ج ا ص ۲۴۴ کے حوالے سے درج ہے کہ مرزا قادیانی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تفسیر قرآن آسمانی تفسیر ہے۔" (سورۃ المومنون ۱۴)

اب مرزا قادیانی کی تفسیری نکات درج ہیں:

(الف) "انا علی ذہاب بہ لقادرون میں ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین سے اٹھایا جائے گا۔" (ازالۃ الاوہام ص ۷۲۲ حاشیہ)

(ب) "اگر کوئی ہم سے سیکھے تو سارا قرآن ہمارے ذکر سے بھرا ہوا ہے۔" (تفسیر سورۃ فاتحہ ص ۳۱۹)

"اگر کوئی ہم سے سیکھے" کی شرط بھی خوب ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مرزا قادیانی نے قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سلوک کیا اسے جاننے کے بعد بھی کوئی مرزا سے سیکھے گا؟ تو یہی پائے گا ومایضل بہ الا الفاسقین○ (البقرہ ۲۶) "یعنی قرآن مجید سے گمراہی تو بس فاسقین ہی پاسکتے ہیں۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام کتابوں کی اشاعت و طباعت پر پابندی عائد کی جائے

تحریر: مولانا محمد شاہ پوری

مرسلہ: سیف الملوک شاہ

پاکستان جیسی اسلامی مملکت میں منکرین ختم نبوت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں تنقیص و اہانت اور بے ادبی و گستاخی جیسے گھناؤنے جرم پر پابندی اور اس کے مرتکب کے لئے عبرتناک اور سبق آموز سزا کے قانون کو ابھی تک عملی جامہ نہیں پہنایا گیا حالانکہ اگست ۱۹۸۶ء کی قومی اسمبلی نے ضابطہ فوجداری میں ترمیم کے ایک اہم لیکن قابل صد تحریک بل کی منظوری دی تھی اس بل کے تحت منکر ختم نبوت یا شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کے مرتکب کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جاسکے گی۔ بل میں کہا گیا تھا کہ شان رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں گستاخی کے مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت کا پریزیڈنگ آفیسر مسلمان ہوگا اور جو شخص بھی زبانی یا تحریری طور پر یا اشارے یا کنائے سے منکر ختم نبوت یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بارے میں بالواسطہ یا بلاواسطہ گستاخی کا مرتکب ہوگا وہ موت یا عمر قید کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ پاکستان کے تمام دینی حلقوں اور مسلمانوں کے جملہ مکاتب فکر نے قومی اسمبلی کے اس مبارک فیصلے کا خیر مقدم کیا تھا اور اسمبلی کے لئے اس ترمیمی قانون کی منظوری کو قومی ملی اور دینی غیرت کا ثبوت قرار دیا تھا افسوس کہ اس بل پر ابھی تک عمل نہیں ہو رہا ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ قانون کے ادارے عموماً" ایسے روشن ضمیروں کے زیر اثر ہیں جس میں بعض کلیدی عہدوں پر قادیانی لوگ بھی فائز ہیں اکثر لوگ جو سیکولرازم اور ترقی پسندی کے نام سے اسلام اور اسلامی تعلیمات پر نکتہ چینی کرکے کروڑوں' مخلص مسلمانوں کے دینی جذبات کو مجروح کرتے رہتے ہیں حتی کہ وہ اسلام کی ابجد سے بھی ناواقف بعض مغرب زادہ ذہن قادیانی اسلام کو دور حاضر کے تقاضوں سے عاری اور عصر حاضر کے مسائل کے حل سے عاجز قرار دینے سے بھی نہیں چوکتے گو قادیانیوں میں ایسے افراد بھی موجود ہیں گزشتہ مہینوں میں نوائے وقت لاہور میں ایک قادیانی افسر کا بیان شائع ہوا اس بیان میں کہا گیا تھا:

"اسلام ہمارا دین تو ہے لیکن وہ اتنا جامع نہیں ہے وہ ہماری سیاست کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔" (معاذاللہ)

اسلامی تعلیمات پر نکتہ چینوں میں سے بعض قادیانیوں کے ہاتھ کچھ عرصہ سے بتدریج عصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے لگے ہیں اگر خدانخواستہ یہی صورتحال رہی تو اس پر ملک کے تمام مرکزی دینی حلقوں کا شدید اضطراب سامنے آئے گا۔ اور فخر کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی شان اقدس میں دریدہ دہنی کے مرتکب کو اسلامی قانون کے مطابق سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ ایوان کے باہر تمام دینی حلقے اس موقف کے حق میں پوری قوت سے آواز بلند کریں گے اور ایوان کے ممبران کو ان سازشوں سے آگاہ کریں گے۔ قومی اسمبلی منکرین ختم نبوت اور شان رسالت میں گستاخی کے مرتکب کے لئے سزائے موت کے منظور شدہ قانون کو عملی شکل دے کر بلاشبہ تمام مسلمانوں کی نمائندگی کا فرض ادا کرے' ادائیگی فرض پر وہ بجا طور پر مبارک باد کے مستحق ہوں گے۔ قانون کے تحت ہر وہ شخص کو موت کا مستوجب قرار دیا جائے جو شان رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں زبانی یا تحریری اشارتاً" یا کنایتاً" بالواسطہ یا بلاواسطہ ختم نبوت کے منکر و شان رسالت میں گستاخی کا مرتکب ہو۔ اس قانون کے تحت تمام ایسی تحریرات پر بھی پابندی ہوگی جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت کا انکار یا مسلمانوں کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجماع اور متفقہ ناموس کے خلاف کچھ کہا گیا ہو' مثال کے طور پر قرآن و سنت کی واضح نصوص کی روشنی میں پوری امت مسلمہ کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الرسل اور امام الانبیاء ہونے کے ساتھ دنیائے عالم کے آخری تاجدار رسالت ہیں لہٰذا ہر وہ تحریر جو اس اجماعی موقف اور راست کے متفقہ مسلک کے خلاف ہوگی وہ بالواسطہ توہین رسالت اور مقام نبوت کا انکار تصور کی جائے گی۔ اگر کوئی دریدہ دہن خود کو یا اپنے کسی مقتدا کو (معاذاللہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر یا ان سے برتر قرار دیتا ہے تو اپنی دریدہ دہنی پر خود سزا کا سامنا کرے گا' اگر وہ اس سے پہلے اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے لیکن اس کی یہ دلخراش اور لائق نفرت عبارت موجود ہے تو اس کا تدارک یہی ہو سکتا ہے کہ ایسے مندرجات پر مشتمل کتاب کو خلاف قانون قرار دے کر آئندہ اشاعت کو ممنوع قرار دیا جائے گا۔ عصر حاضر کے مسیلمہ کذاب غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں ایسی ہی دلآزار تحریروں کا قابل ملامت ذخیرہ چھوڑا ہے' آنجہانی نے لفظوں کے ہیر پھیر کرکے بڑی چالاکی سے خود

کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ قرار دیا ہے' لکھتے ہیں:

"کمالات متفرقہ جو تمام انبیاء کرام میں پائے جاتے تھے وہ سب کے سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے' اس لئے ہمارا نام آدم' ابراہیم' موسیٰ' یوسف' سلیمان' یحییٰ' عیسیٰ ہے۔" (ملاحظہ ہو ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۴۲ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی) (مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

نثر کی طرح نظم میں بھی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے رقم طراز ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(ملاحظہ ہوں درثمین ص ۲۸۷-۲۸۸)

(مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی مرزا صاحب) حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کی صراحتاً" تنقیص کرتے ہوئے کہتا ہے:

خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی نبی کریم کے لئے صرف چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کے گرہن نشان ظاہر ہوئے اب کیا تو انکار کرے گا (ملاحظہ ہوں اعجاز احمدی ص ۷۱ غلام احمد قادیانی)

مرزا واقعتاً" خود کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل گردانتے تھے اس پر ان کی اپنی عبارتوں کے علاوہ معتقدین کی وہ خوش عقیدگیاں بھی شاہد ہیں جو مرزا صاحب کے سامنے بیان ہوئیں مرزا صاحب نے ان پر تنقید کے بجائے پسندیدگی کا اظہار کیا۔ قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی نے یہ بے ہودہ شعر مرزا صاحب کے سامنے پڑھے اور ان سے داد تحسین پائی:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنے شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(ملاحظہ ہوں اخبار "پیغام صلح" لاہور ۱۴ مارچ ۱۹۱۶)

مرزا قادیانی کی ان ہفوات کا ایک بڑا ذخیرہ ان کی کتب میں موجود ہے ہم بطور نمونہ اس پر اکتفا کرتے ہوئے ارباب حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی ان تمام کتابوں کو خلاف قانون قرار دیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیوں اور بے ادبیوں پر مشتمل اس لٹریچر کی اشاعت و طباعت اور اسے اپنے پاس رکھنے پر پابندی عائد کرے' یہ اقدام اس ترمیمی بل کے تقاضوں کی تکمیل بھی ہے اور مسلمان حکمرانوں کے اقتضائے ایمان کے مطابق بھی ہے' ایک مسلمان کے لئے ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر کائنات ارضی میں کوئی چیز نہیں۔ اس کے تحفظ کے لئے جان کی بازی لگانے کا عزم عشق نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پہلی منزل ہے تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی راج پال نے حریم رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف اپنے ناپاک ہاتھ بڑھائے ہیں' غازی علم الدین" کی تلوار نے آگے بڑھ کر اس کے پلید ارادوں کو خاک میں ملادیا ہے' جب تک راج پال کی ذریت باقی رہے گی غازی علم الدین" کے نام لیوا امیر شریعت" جیسے علماء حق سے درس غیرت و حمیت لے کر امتحان عشق و وفا میں سرخرو ہوتے رہیں گے۔ (فاللہ الحمد)

اعتذار

(۱) "ختم نبوت" شمارہ نمبر ۵ اندرون ٹائٹل آخری صفحہ پر نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ سلم کی پہلی سطر میں کمپیوزکی غلطی سے "دکھے دلوں" کی بجائے "کے دلوں" لکھا گیا ہے اصل شعر اس طرح ہے۔

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

یہ نعت شیخ طریقت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب" کی ہے حضرت" کا نام واضح نہیں لکھا جاسکا لہٰذا ہم قارئین کرام سے معذرت اور بارگاہ رب العزت میں معافی کے طلب گار ہیں۔

(۲) ہفت روزہ "ختم نبوۃ" شمارہ نمبر ۷ صفحہ ۱۱ کے آخر میں "ختم نبوت کانفرنس گلشن حدید کراچی" کے اشتہار کی سطر ۴ میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا نام غلطی سے پورا نہیں لکھا گیا' لہٰذا قارئین تصحیح فرمالیں۔

(۳) ہفت روزہ "ختم نبوۃ" شمارہ ۷ کے آخر میں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے اشتہار میں کانفرنس کا انعقاد ۹ اگست ۹۸ء بروز اتوار ہے جبکہ غلطی سے ۱۰ اگست لکھا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا صحیح انعقاد ۹ اگست ۱۹۹۸ء بروز اتوار پڑھا جائے۔ (ایڈیٹر)

ہفت روزہ "ختم نبوۃ"
میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں اور
فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں
ہمارا
ساتھ دیں

بابو شفقت قریشی سہام

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کی گرانقدر خدمات

سعودی عرب اسلام کا منبع اور عالم اسلام کا دل ہے' تمام دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کا محور اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اس لئے ہے کہ اس میں بیت اللہ شریف' مسجد نبوی شریف اور روضہ اطہر ہیں۔ مملکت سعودی عرب کی بنیادیں شریعت اسلامی کے مضبوط اصولوں پر رکھی گئی ہیں' جن پر بانی مملکت سے لے کر آج تک خوش اسلوبی سے عمل درآمد ہورہا ہے۔ آج خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے عہد میں سعودی عرب ترقی و خوشحالی کے انتہائی اونچے درجہ پر پہنچ چکا ہے' جس کا نہ صرف اپنے بلکہ دوسرے تمام تجزیہ نگار اور ماہرین بھی اعتراف کررہے ہیں۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حرمین شریفین اور فیوض الرحمٰن کی خدمات کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ انہوں نے دنیا میں اپنی نوعیت کے واحد شاندار توسیع و ترقیاتی پروگرام پایۂ تکمیل کو پہنچائے اور دونوں مقدس شہروں میں ہونے والے ترقیاتی پروگرام خصوصیت کے ساتھ ان کی خدمات کی گواہی دیتے ہیں۔ انہوں نے ہر سال فریضہ حج اور عمرہ کی ادائیگی کے لئے آنے والے فیوض الرحمٰن کو کثیر سرمایہ کے خرچ سے وہ سہولتیں فراہم کیں' جن کا تصور کرنا بھی ناممکن نظر آتا تھا۔ انہوں نے مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی توسیع و ترقی اور ان دونوں کے اردگرد کی توسیع و ترقی پر پانی کی طرح رقم خرچ کرکے اسے تاریخ کی سب سے بڑی توسیع ثابت کر دکھایا۔ لاکھوں نمازیوں کے لئے حرمین شریفین میں گنجائش اور سہولت پیدا کی گئی' اور مزید سہولتوں کی فراہمی کے لئے دن رات سوچ بچار جاری رہتی ہے۔ خادم حرمین شریفین نے عزم کررکھا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دلوں کے محور کو خوبصورت اور شایان شان بنانے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھیں گے۔ شہر مقدسہ کی توسیع و ترقی اور سہولتوں کی فراہمی ان کی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ شاہ فہد بن عبدالعزیز کا حرمین شریفین کی خدمت کے پیش نظر اپنا لقب صاحب الجلالہ ختم کرکے خادم حرمین شریفین رکھ لیا جو ان کے اخلاص کی دلیل ہے۔

ترکوں کی تعمیر کردہ سرخ پتھروں کی مسجد الحرام کی عمارت اس وقت کے حجاج کی تعداد کے مطابق مناسب تھی' لیکن سعودی فرمانرواؤں نے اپنے عہد میں یہ بھانپ لیا تھا کہ سہولتیں زیادہ ہوئیں تو حجاج کی تعداد بھی بڑھنا شروع ہوجائے گی' چنانچہ پہلے تہ خانہ اور اس کے اوپر دو منزلہ مسجد الحرام کی خوبصورت عمارت تیار کی گئی اور تعمیر کے وقت اس بات کا خیال رکھا گیا کہ پہلی عمارت سے نئی عمارت جدا اور الگ تھلگ محسوس نہ ہو۔ جب حجاج کی تعداد میں ہر سال بتدریج اضافہ ہونا شروع ہوگیا تو مسجد الحرام میں نمازیوں کے لئے گنجائش کم ہونی شروع ہوگئی۔ چنانچہ باب عبدالعزیز اور باب عمرہ کے سامنے والے مغربی حصہ کو گرا کر حرم شریف کی توسیع و ترقی کے پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا۔ متاثرین کو نہ صرف منہ مانگا مکانوں اور دکانوں کا معاوضہ ادا کیا گیا' بلکہ ان کو رہائش اور روزگار کے لئے حکومت نے متبادل جگہ بھی مفت فراہم کی' نئی تعمیر میں اس امر کو ملحوظ رکھا گیا کہ نئی عمارت کا طرز تعمیر بھی وہی ہو جو مسجد الحرام کی پہلی عمارت کا ہے۔ بھاری مشینوں کے ذریعہ جب کھدائی کا کام مکمل ہوگیا تو لاکھوں ٹن سریا اور سیمنٹ سے فرش اور بنیادیں مکمل کی گئیں۔ کنکریٹ کی موٹائی ۱۰۰ سینٹی میٹر سے زیادہ اس لئے رکھی گئی کہ عمارت زلزلوں سے محفوظ رہے اور بوقت ضرورت تیسری اور چوتھی منزل تعمیر کرنے سے عمارت کو نقصان نہ پہنچے۔ راقم الحروف کو پہلی مرتبہ فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت ۱۹۷۹ء میں ہوئی' جب حج ٹرمینل جدہ شہر کے اندر ہوتا تھا۔ اس کے بعد سے لے کر ۱۹۹۸ء تک جو ترقی اور توسیع بندہ ناچیز نے دیکھی ہے اس کا ذکر چند سطروں میں کرنا محال ہے البتہ ان میں سے چند کا ذکر اس لئے کررہا ہوں کہ قارئین کو اندازہ ہوسکے کہ شاہ فہد کی حکومت دونوں مقدس مقامات اور ان کے زائرین کے لئے کیسی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

پہلے دوپہر کے وقت طواف کرتے وقت پاؤں کو تپش محسوس ہوتی تھی اور طواف کے بعد دو رکعت مطاف میں ادا کرنا تقریباً" ناممکن ہوتا تھا' جبکہ آج کل سخت دھوپ میں بھی فرش ٹھنڈا رکھنے کے خصوصی انتظامات کرکے سہولت پہنچائی گئی ہے۔ ٹھنڈا آب زمزم صرف چند مقامات سے حاصل ہوتا تھا وہ بھی قیمتاً" جبکہ آج کل کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں ٹھنڈا آب زمزم نہ ملتا ہو۔ بلکہ رہائشی مکانوں میں بھی زمزم کے کین مفت پہنچانے کا انتظام موجود ہے دن رات آب زمزم کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بجلی کی مشین کام کرتی ہیں۔ بجلی کی گھڑیاں' پنکھے' نئے قالین اور صفائی کے کام پر عملہ متعین کیا جاتا ہے' مسجد الحرام کی چھت پر بھی سنگ مرمر کے

ٹھنڈے پتھر لگا کر نمازیوں کے لئے گنجائش پیدا کی گئی ہے' اوپر کی منزلوں پر پہنچنے کے لئے بجلی کی سیڑھیاں دن رات کام کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ معذوروں کے لئے حرم کی انتظامیہ وہیل چیئر مفت فراہم کرتی ہے جبکہ کرائے پر بھی وہیل چیئر حاصل کرکے معذوروں کو طواف اور سعی کرائی جاسکتی ہے۔ مسجد الحرام کے توسیع شدہ حصہ کو مکمل ایئرکنڈیشنڈ بنایا گیا ہے اور اس طرف کے مرکزی دروازے کا نام باب فہد رکھا گیا ہے۔ طواف شروع کرنے کے لئے اوپر کی منزلوں پر بھی نشانات لگائے گئے ہیں اور اوپر کی منزلوں پر صفیں درست رکھنے کے لئے بھی فرش پر نشانات لگائے گئے ہیں۔ مزید سہولت کے لئے حرم شریف کے دروازوں کے اندر اور باہر دونوں جانب دروازوں کے نام اور نمبر درج کئے گئے ہیں تاکہ اپنے مکانوں تک پہنچنے میں سہولت حاصل ہو۔ رمضان المبارک اور حج کے ایام میں تین جگہوں پر سعی کی سہولت فراہم کی گئی ہے اور اوپر میلین اخضرین کے نشانات بھی لگائے گئے ہیں۔ عرفات میں درخت لگانے سے گرمی کی شدت کم ہوئی ہے' مزدلفہ اور عرفات میں ان گنت حمام بنانا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ عرفات سے لے کر مکہ مکرمہ کی سرنگوں تک دونوں اطراف ٹھنڈے پانی کے پوائنٹ لگائے گئے ہیں' جس سے پیدل چلنے والوں کو بہت سہولت حاصل ہوئی ہے۔ لڑائی نہ جھگڑا' چوری نہ چکاری ہر طرف امن و سکون کا ماحول دکھائی دیتا ہے اس مرتبہ فائر پروف خیمے تعمیر کرنے سے آگ سے بچاؤ کے علاوہ حجاج کو ٹھنڈک حاصل ہوئی ہے۔ خورد و نوش کی اشیاء کے وہی نرخ ہیں جو ۲۰ سال پہلے تھے' مسجد نبوی کی توسیع ترقی' مکمل ایئرکنڈیشنڈ کی سہولتیں' ان گنت زمین دوز حمام اور اردگرد نمازیوں کے لئے کھلی اور آرام دہ جگہ کی فراہمی وغیرہ خادم حرمین شریفین کی خدمات کی ایک معمولی سی جھلک ہے اور مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توسیع و ترقی تاریخ کا سب سے بڑا شاہکار ہے اور عصر حاضر کی فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

O

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے غیور امتی ذرا سوچو!

شیر محمد دلیر' سندھ

کچھ دن ہوئے ہیں ایک عیسائی نے ہمارے پیارے نبی' خاتم الانبیاء کی شان اقدس میں گستاخی کی (نعوذباللہ) جس پر اس کو سزائے موت سنائی گئی۔ اس کے بعد ایک عیسائی نے جس کا نام ڈاکٹر جان جوزف تھا۔ انہوں خودکشی کی تو سارے عیسائیوں نے آواز اٹھائی کہ پاکستان میں ہمارے یعنی اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں ہے۔ اس لئے توہین رسالت' کا قانون جس میں خاص طور پر ۲۹۵۔ سی اور بی کو ختم کیا جائے۔ ہم عیسائیوں سے کہتے ہیں کہ تمہارے جان جوزف نے خود کو گولی مار کر ختم کیا ہے۔ کسی مجاہد نے اس کو قتل نہیں کیا ہے۔ اگر قتل بھی ہوجاتا تو تمہارا توہین رسالت کے قانون سے کیا واسطہ؟ افسوس ہے تمہاری سوچ پر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تو ایک بشپ تھا اگر آپ کے سارے بشپ اپنے آپ کو گولی ماردیں تو پھر بھی ہم اپنے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ پاکستان میں انسانی حقوق کے علمبردار نے آواز بلند کی کہ پاکستان میں اقلیت کے حقوق محفوظ نہیں ہیں۔ ہم ان کو بھی بتادینا چاہتے ہیں کہ اسلام میں جتنے حقوق اقلیتوں کے ہیں' ان سے بھی زیادہ پاکستان میں انہیں تحفظ ہے۔ یہ ہماری پاکستانی حکومت کی کمزوری ہے۔ اخباروں میں بھی پڑھا گیا کہ مسلمانوں نے بھی عیسائیوں کی حمایت کی اور قوم کے نام پر کھانے والے بھی ان کی حمایت کرتے ہیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا کہ ہماری غیرت کو کیا ہوگیا ہے؟

کہاں گئی ہے ہماری غیرت جس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غیرت کا سبق دیا تھا' اب ہم ان کی طرف آواز بلند کررہے ہیں۔ عیسائیوں نے کہا تھا کہ محترم نواز شریف صاحب ہمارے آخری بشپ کے رسومات میں شریک نہیں ہوا تو ہم اپنے آپ کو آگ لگادیں گے' چار عیسائی نوجوان نے کہا۔ ہم کہتے ہیں چار تو کیا چار کروڑ اپنے آپ کو آگ لگائیں تو ہمیں کیا فرق پڑے گا' دوسری طرف امریکہ کہتا ہے کہ پاکستان کا قانون صحیح نہیں ہے۔ ہم ان کو بتادینا چاہتے ہیں کہ تمہارا پاکستان کے قانون سے کیا واسطہ' تمہیں تو اپنے باپ کا بھی پتا نہیں ہوتا۔

ہم آخر میں اپنے پیارے پاکستان کے صدر' وزیراعظم چیف آف آرمی اسٹاف' چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان سے کہتے ہیں کہ یہ صدارتیں' وزارتیں عہدے عارضی ہیں۔ آخر ایک دن مرنا ہے' خالی ہاتھ جانا ہے' دنیا کی چیزیں دنیا میں چھوڑنی ہیں۔ کسی دوسرے کو کیا حق ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے۔ (نعوذباللہ) محبت نبوی' اور تحفظ ناموس رسالت کے صلہ میں آخرت میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ساتھ حشر میں سامنا ہوگا' تو ہمارے لئے خوشی کا باعث اور رضا الٰہی ملے گی۔ قیامت کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا پتہ چلے گا اگر ہے تو پاس ورنہ فیل!

اے غیور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غیور امتیو! کچھ تو غیرت کرو' کچھ تو غیرت کرو!!!!

منظور احمد شاہ آسی' مانسہرہ

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے تھے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے پروانے ہیں جنہوں نے اپنی جان' مال' برادری' وطن ہر چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار کردی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نہ صرف تمام صحابہ کرام کو بلکہ صحابہ کے تابعداروں کو بھی اپنی رضا اور خوشنودی کا سرٹیفکیٹ دیا ہے اور فرمایا کہ "وہ لوگ جنہوں نے صحابہ کی طرح اطاعت کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔" دو صحابہ کرامؓ کی کرامت کا عجیب و غریب واقعہ جس میں اسلام کی حقانیت بھی قارئین کے علم میں لانا چاہتا ہوں جسے پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے اور صحابہؓ کے مقام کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔

مشہور صحابی حضرت حذیفہ ابن یمانؓ جن کو صاحب السر یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار کہا جاتا ہے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کے تمام نام بتادیئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے تحقیق کیا کرتے تھے۔ ان کا انتقال ۳۶ ہجری میں ہوا تھا دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ ہیں جن کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا تھا۔ ان دونوں صحابہؓ کی قبریں مدائن میں دریائے دجلہ سے کافی فاصلہ پر تھیں۔ ۱۹۲۹ء کی بات ہے جب عراق پر شاہ فیصل اول کی بادشاہت تھی۔ بادشاہ کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں فرمایا کہ میری قبر میں پانی اور جابر بن عبداللہ کی قبر میں نمی آرہی ہے ہم دونوں کے جسموں کو یہاں سے نکال کر کہیں اور منتقل کردیا جائے۔ بادشاہ کو بات یاد نہ رہی دوسری رات پھر حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بادشاہ کو یہی بات کہی' تیسری شب پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بادشاہ کو حکم دیا لیکن شاید مصروفیات کی وجہ سے بادشاہ کے ذہن میں بات نہ آئی چوتھی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات مفتی اعظم عراق سے خواب میں کہی کہ میں تین راتوں سے مسلسل بادشاہ کو خواب میں بتارہا ہوں کہ ہمیں یہاں سے نکالا جائے اور دوسری جگہ دفن کیا جائے ہم پانی کی زد میں ہیں۔ آپ بادشاہ کو توجہ دلائیں۔ مفتی اعظم صبح بیدار ہوئے عراق کے وزیر اعظم سے مل کر سارا ماجرا بیان کیا۔ وزیر اعظم' مفتی اعظم کو لے کر شاہ فیصل اول سے ملے اور خواب بیان کی بادشاہ نے کہا میں نے بھی تین راتوں میں یہ خواب دیکھا ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی یہی حکم دیا ہے۔ مفتی اعظم نے فرمایا پھر صحابہ کے حکم کو پورا کیا جائے۔ ان کے جسموں کو دوسری جگہ منتقل کیا جائے۔ بادشاہ نے کہا قبریں کھولنے سے پہلے اطمینان کرلینا چاہئے کہ آیا واقعی پانی قبروں میں داخل ہورہا ہے یا نہیں۔ چنانچہ بادشاہ عراق کے محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجینئر اور اس کے عملہ نے مفتی اعظم کی موجودگی میں دونوں قبروں سے ۲۰ فٹ دریا کے جانب بورنگ کرائی سارا دن کھدائی سے مٹی اوپر لائی گئی شام کو ماہرین اراضی نے بادشاہ کو رپورٹ پیش کی گئی پانی تو درکنار جو مٹی گہرائی سے نکالی گئی اس میں نمی بھی نہیں ہے لہٰذا قبروں کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اسی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ پھر بادشاہ کو خواب میں آئے وہی حکم دیا۔ بادشاہ چونکہ ماہرین کی رپورٹ کے بعد مطمئن تھا اس نے کوئی خاص توجہ نہ دی خواب کو خواب ہی سمجھا۔ اگلی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مفتی اعظم کو خواب میں آئے اور سختی سے فرمایا کہ ہماری قبروں میں پانی گھستا چلا آرہا ہے تم خاموش ہو جلد سے جلد ہمیں دوسری جگہ منتقل کرو۔ صبح بیدار ہوکر بادشاہ کے پاس پہنچے اور رات کا خواب بادشاہ کے سامنے بیان کیا بادشاہ نے ترش روئی کی حالت میں کہا: مفتی صاحب! آپ نے ماہرین اراضی کی رپورٹ دیکھ لی ہے آپ موقع پر موجود بھی تھے پھر کیوں اصرار کرتے ہیں اور خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور مجھے بھی پریشان کررہے ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ آخر کچھ نہ کچھ بات ہے جس کی وجہ سے باربار ہمیں حکم دیا جارہا ہے کہ ہمیں یہاں سے نکال دو۔ بادشاہ نے کہا پھر آپ فتویٰ دیں۔ مفتی صاحب نے فتویٰ دے دیا۔ بادشاہ نے ایک تاریخ مقرر کردی کہ فلاں تاریخ ان دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے جسموں کو نکال کر دوسری جگہ منتقل کردیا جائے گا۔ حج کا موسم تھا جب یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی دنیا کے مختلف ممالک اور حجاج کرام نے درخواست کی تاریخ متوخر کردی جائے تاکہ ہم بھی یہ ایمان افروز منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ چنانچہ تاریخ متوخر کردی گئی۔ اخبارات اور دوسرے ذرائع ابلاغ سے خوب تشہیر کی گئی۔ مقررہ تاریخ پر مدائن کے شہرپانچ لاکھ سے بھی زیادہ افراد جمع ہوئے دنیا کے ہرمذہب' عقیدہ کے لوگ موجود تھے اخبارات اور ریڈیو کے نمائندے بھی کوریج کے لئے موجود تھے۔ عراقی حکومت نے ایک سہولت یہ دی کہ بیرونی ممالک سے آنے والوں

سے کسٹم، پاسپورٹ اور کرنسی کی تمام پابندیاں ختم کردیں صرف اپنی اپنی حکومتوں کے اخبارات نامے لانے کے لئے کہا گیا۔ اس وقت ترکی پر مصطفی کمال اتاترک کی حکومت تھی۔ اتاترک کی نمائندگی ان کے ایک وزیر مختار نے کی۔ مصر سے جو وفد آیا اس میں علما، وزراء اور مصر کے سابق شاہ فاروق جو اس وقت ولی عہد تھے نے بھی شرکت کی، جس دن ان کے اجسام نکال کر دوسری جگہ منتقل کرنا تھا پیر کا دن تھا۔ عراق کے شاہ فیصل، مفتی اعظم، مصری وزراء، علما اور ولی عہد شاہ فاروق عراقی پارلیمنٹ کے تمام ارکان وزرا اور دیگر ممالک کے سرکاری وفود وہاں موجود تھے۔ لاکھوں انسانوں کی موجودگی میں مزارات کو کھولا گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مزار میں واقعی پانی داخل ہوچکا تھا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزار میں نمی موجود تھی جبکہ یہ قبریں اس وقت دریائے دجلہ سے دو فرلانگ دور تھیں۔ قبروں کو بڑے عمدہ طریقے سے کھولا گیا۔ ایک کرین کے پھاوڑے اسٹریچر کس دیا گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ کی نعش مبارک کو اسی کرین کے ذریعے کھولا گیا آپ کی نعش مبارک نہایت عمدہ طریقے سے اسٹریچر پر آگئی اسٹریچر کرین سے کھولا گیا شاہ عراق، مفتی اعظم، مصر کے ولی عہد شاہ فاروق، اتاترک کے نمائندہ وزیر مختار نے اسٹریچر کاندھوں پر اٹھاکر نعش مبارک کو ایک شیشے کے تابوت میں رکھا گیا جو اسی مقصد کے لئے بنایا گیا تھا۔ پھر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو نکالا گیا اور ان کو بھی شیشے کے بکس میں رکھ دیا گیا ان دونوں صحابہ کرام کے جسم بالکل تروتازہ تھے۔ داڑھی مبارک کے بال بھی یونہی موجود تھے۔ لاشوں کو دیکھ کر یہ بالکل محسوس نہیں ہوتا تھا کہ یہ ساڑھے تیرہ سو سال پرانی ہیں۔ یوں لگتا جیسے دو تین گھنٹے پہلے انہیں دفن کیا گیا۔ ماہرین چشم کے لئے حیران کن بات یہ تھی کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں کھلی تھیں اور ان میں وہ چمک تاحال باقی تھی جو موت کے چند منٹ بعد تک ہوتی ہے اور ان نعشوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کوئی دیکھ سکتا تھا، اس موقع پر آنکھوں کا ایک مشہور اسپیشلسٹ ڈاکٹر بھی موجود تھا اس نے جب یہ منظر دیکھا تو اسلام کی حقانیت کو تسلیم کرتے ہوئے مسلمان ہوگیا۔ اس منظر کو موقع پر موجود لاکھوں انسانوں کو دکھانے کا بطور خاص اہتمام کیا گیا۔ چاروں طرف بڑی بڑی اسکرینیں نصب کی گئیں کیمرے کے ذریعے اس تمام مناظر کو اسکرینوں پر دکھایا گیا ہر فرد لمحہ لمحہ کی کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ ہزاروں افراد نے اس موقع پر اسلام قبول کیا۔ تابوتوں کو لمبے بانسوں پر باندھا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ عوام کاندھا دے سکیں۔ راستے میں ہوائی جہازوں نے سلامی دی اور پھول نچھاور کئے، پھر مسجد سلمان فارسی میں لاکر اس کے احاطے میں حضرت سلمان فارسی کے پہلو میں ان دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو دفن کیا گیا۔ مدت تک اس واقعہ کا چرچا رہا۔

حمد کبریا عزوجل

ڈاکٹر سرور اکبر آبادی

زندگی کو بندگی سے سرخ رو کرتے رہو
عظمت رب علیٰ کی گفتگو کرتے رہو

ہر جگہ ہر ایک شے میں بالیقیں موجود ہے
ہر قدم ہر سانس اس کی جستجو کرتے رہو

چارہ گر کون و مکاں میں کون ہے اس کے سوا
ذکر سے اس کے دل و جاں کار فو کرتے رہو

نعمتیں کیا کیا عطا کی ہیں مرے معبود نے
شکر کا سجدہ اسی کے روبرو کرتے رہو

کوئی بیگانہ نہیں، سب ایک ہیں اس کے حضور
تابہ کے تفریق ذات ما و تو کرتے رہو

قادر مطلق وہی ہے خلق کا روزی رساں
ہر نفس اس کے کرم کی آرزو کرتے رہو

سایہ افگن ہیں خدا کی رحمتیں سر پر سرور
تذکرہ اس کی عطا کا کو بہ کو کرتے رہو

اخبار ختم نبوت

کوئٹہ میں سات قادیانیوں کا قبول اسلام

کوئٹہ (غلام یٰسین آصف) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کامیابیاں بھی عطا فرمائیں' جماعت کی محنت اور کوشش سے جماعت کے رکن جناب محمد حنیف صاحب ۹۸-۶-۲ کو ایک قادیانی محمد رفیق کو جو کہ جدی قادیانی تھا دفتر ختم نبوت کوئٹہ لے کر آئے اور کہا کہ رفیق اسلام قبول کرنا چاہتا ہے چنانچہ جماعت کے عہدیداروں کو اطلاع کی گئی تو حاجی شاہ محمد آغا صاحب' نائب امیر ختم نبوت کوئٹہ حاجی تاج محمد فیروز جنرل سیکریٹری' سیکریٹری نشرواشاعت قاری عبدالرحیم رحیمی' جوائنٹ سیکریٹری خلیل الرحمٰن' حاجی نعمت اللہ چوہدری' محمد طفیل احرار' فیاض حسن' سجاد' غلام یٰسین آصف' پروفیسر فیض' محمد ربانی' حافظ محمد شریف' حافظ خادم حسین گجر اور محمد شریف منگا تشریف لائے ان تمام حضرات کی موجودگی میں محمد رفیق ولد محمد صدیق قوم راجپوت آمین آباد بروری روڈ کوئٹہ نے مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا اور جماعت کا حلف نامہ پر کرکے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر ہزاروں بار لعنت بھیج کر قاری عبدالرحیم رحیمی کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور عہد کیا کہ باقی افراد خانہ کو بھی اسلام کی طرف لاؤں گا۔ چنانچہ محمد رفیق اور محمد حنیف نے جماعت کے ساتھ رابطہ رکھا' اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۹۸-۶-۱۵ کو محمد رفیق کی دو بچیوں اور ایک لڑکے نے اور محمد رفیق کی زوجہ نے مرزائیت سے تائب ہو کر مولانا عبدالعزیز جتوئی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرکے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر لعنت بھیجی اس طرح ایک پورا خاندان جو کہ سات افراد پر مشتمل ہے تمام عاقل اور بالغ ہیں' اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام قبول کرکے جہنم کی آگ سے بچ گئے' اسلام قبول کرنے والے تمام افراد نے کہا کہ اسلام کی روشنی نے ہمارے قلوب کو منور کردیا ہے اور مرزا قادیانی کے دجل و فریب سے ہم آگاہ ہوگئے ہیں' اب ہمارا فرض ہے کہ ہم دیگر لوگوں کو بھی مرزائیوں کے کذب سے آگاہ کرکے دین حق کی طرف آنے کی دعوت دیں تاکہ وہ بھی جنت کے مستحق ہوجائیں۔

اسلام قبول کرنے والے نیک بخت افراد کے نام درج ذیل ہیں:

۱- محمد رفیق' ۲- منیرہ خانم زوجہ محمد رفیق' ۳- عابدہ خان ناز بنت محمد رفیق' ۴- فریدہ خان بنت محمد رفیق' ۵- افشاں رفیق بنت محمد رفیق' ۶- عادل رفیق ولد محمد رفیق' ۷- فرح رفیق بنت محمد رفیق۔ اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لینے والوں کو اکابرین ختم نبوت نے حصول سعادت پر مبارکباد پیش کی۔

تحفظ ناموس رسالتؐ کانفرنس ساہیوال

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے زیر اہتمام منعقدہ "تحفظ ناموس رسالتؐ کانفرنس" ساہیوال کے مقررین نے کہا ہے کہ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قانون میں ترمیم کا حق مانگنے والے ہمارے مذہبی و اندرونی معاملات میں جارحانہ مداخلت کے مرتکب ہورہے ہیں اس سازش کے پیچھے قادیانی گروہ کام کررہا ہے' ہم کٹ مریں گے لیکن کسی کو ۲۹۵-سی میں ردوبدل کا حق نہیں دیں گے گزشتہ روز جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہونے والی عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علمائے اسلام (ف گروپ) کے امیر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ یہ انگریز کے دیئے ہوئے نظام سیاست کی نحوست ہے کہ اسلام کے نفاذ کے نام پر بننے والے ملک میں آج ہم قانون تحفظ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جنگ لڑرہے ہیں' اگر پاکستان بننے کے بعد اسلام نافذ ہوجاتا تو پھر ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ و یورپ ہماری داخلی خود مختاری پر حملہ آور ہیں' لیکن یہود و نصاریٰ اور ان کے ایجنٹ یاد رکھیں کہ ہم اپنی نظریاتی شناخت کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر برطانیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تحفظ کا قانون انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں تو پھر پاکستان میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کے تحفظ کا قانون کیونکر انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوسکتا ہے' انہوں نے کہا کہ اگر کسی بدبخت حکمران نے اس حساس مسئلہ کو چھیڑا تو مسلمان اٹھ کھڑے ہوں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ اس قانون کو ختم کرانے کی سازش کے پیچھے دراصل قادیانی لابی کام کررہی ہے اس

مسئلہ پر پوری امت ایک ہی موقف رکھتی ہے دوسری رائے رکھنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کے نام نہاد حقوق کے نام پر ہم اپنے مذہبی اعتقادات میں کسی بیرونی دباؤ کو خاطر میں نہیں لانے دیں گے جس حکومت نے بھی اس مسئلہ پر کمزور موقف اختیار کیا قوم اس کا تختہ الٹ دے گی۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ایک بین الاقوامی منظم سازش کے تحت بشپ جان جوزف کو قتل کیا گیا اور اس قتل کو خودکشی قرار دینے کے بھی منصوبہ بندی کے تحت کام ہورہا ہے لیکن حقائق و واقعات سے بے خبر نہیں رکھا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ جان جوزف کی موت کے واقعہ کو ایکسپلائٹ کیا گیا اور تفتیش پر خفیہ ہاتھ اثر انداز ہورہے ہیں' انہوں نے انتباہ کیا کہ انتظامیہ اور پولیس اس کیس میں اپنی غیر جانبداری کو یقینی بنائے اور مسلمانوں کا امتحان نہ لے ورنہ کسی انتہائی اقدام سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔ مولانا رشید احمد لدھیانوی' قاری عبدالجبار اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا' کانفرنس میں متعدد قراردادیں بھی منظور کی گئیں جن میں مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں عیسائیوں اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ ۲۹۵-سی میں کوئی ترمیم نہ کی جائے' تمام غیر مسلم اقلیتوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔ ربوہ کے قادیانی تعلیمی اداروں سمیت ۶۴ عیسائی و قادیانی تعلیمی اداروں کی ڈی نیشنلائزیشن کا تازہ صوبائی اعلان و فیصلہ فی الفور واپس لیا جائے۔ بشپ جان جوزف کے قتل کے سلسلہ میں ایس ایس پی ساہیوال کی بنائی گئی تفتیشی ٹیم نے اس قتل کو خودکشی قرار دیا ہے یہ اجتماع اس تفتیشی ٹیم پر مکمل عدم اعتماد کا اعلان کرتے ہوئے رپورٹ کو مسترد کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئی جی پنجاب ریج کرائمز سے از سرنو تفتیش کرائیں جان جوزف کی تفتیش کا دوبارہ پوسٹ مارٹم کرایا جائے اور اصل حقائق سامنے لائے جائیں۔ کانفرنس کے بعد امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے جامعہ محمدیہ کا دورہ کیا مہتمم جامعہ کے قاری عبدالجبار صاحب بھی ہمراہ تھے۔

مغربی میڈیا کی قانون توہین رسالتؐ کے خلاف ایک منظم سازش

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) ساہیوال میں گستاخ رسول ایوب مسیح کو سزائے موت سنائے جانے اور قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اقلیتوں کو ابھارنے اور مغربی میڈیا کو قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف استعمال کرنے کے لئے ایک منظم سازش کے تحت فیصل آباد کے بشپ جان جوزف کو قتل کرکے قانون ۲۹۵-سی کے خلاف احتجاجاً" خودکشی کا نام دیئے جانے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال نے ۱۸ جون جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں ایک عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کانفرنس منعقد کی۔ جس کی صدارت امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم نے فرمائی جبکہ اس کانفرنس سے حضرت مولانا فضل الرحمٰن امیر جمعیت علمائے اسلام' شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا' مولانا رشید احمد لدھیانوی' قاری عبدالجبار جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال' جناب عبداللطیف خالد چیمہ ناظم نشر و اشاعت مجلس احرار نے خطاب کیا۔ ساہیوال میں اتنا بڑا اجتماع گزشتہ کئی سالوں سے نظر نہیں آیا اس کانفرنس کی سیکورٹی کا نظام حرکۃ المجاہدین کے ذمہ تھا جسے اچھے انداز سے نبھانے پر حرکت المجاہدین مبارکباد کی مستحق ہے۔ مقامی جمعیت علمائے اسلام و انتظامیہ جامع رشیدیہ اور سپاہ صحابہؓ کے ساتھیوں نے بھرپور تعاون فرمایا فجزاہم اللہ۔ مسلسل سفر کی تھکاوٹ و نقاہت کے باوجود حضرت خواجہ صاحب کی تشریف آوری مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا کی ذاتی دلچسپی محنت کی وجہ سے ہوئی۔ جس پر اہلیان ساہیوال و مقامی عالمی مجلس کے احباب دل کی گہرائیوں سے ان کے مشکور و ممنون ہیں۔ کانفرنس ۵ بجے شام تا عشاء تک جاری رہی پہلی نشست کی صدارت حضرت مولانا عبداللہ صاحب بھکر امیر پنجاب جمعیت علمائے اسلام نے کی' دوسری نشست بعد از مغرب کی صدارت حضرت مخدوم المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ نے فرمائی۔ کانفرنس کے اختتام پر حضرت خواجہ صاحب نے مولانا اللہ وسایا اور قاری عبدالجبار مہتمم جامع محمدیہ اور دیگر احباب کے ساتھ جامعہ محمدیہ کا دورہ کیا اور جامعہ کے لئے دعا فرمائی۔

خواجہ محمد زاہد کی والدہ محترمہ انتقال کرگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

ڈیرہ اسمٰعیل خان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم رکن رسالہ ختم نبوت کے ایجنسی ہولڈر اور جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی ناظم مالیات خواجہ محمد زاہد کی والدہ محترمہ انتقال کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نہایت نیک سیرت اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ گزشتہ کئی مہینوں سے ان کو آنتوں کے امراض کی تکلیف تھی چند ماہ قبل اپریشن بھی کرایا اپریشن کامیاب بھی رہا مگر کچھ عرصہ بعد پھر تکلیف شروع ہوگئی' علاج و معالجہ کرایا مگر جانبر نہ ہوسکیں۔ صوم و صلوٰۃ کی اتنی پابند کہ ان کے ذمہ نہ روزہ قضا' نہ نماز قضا' تکلیف کے باوجود نماز اپنے وقت پر ادا کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے' تمام قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

عنقریب شائع ہونے والی انکشاف انگیز کتاب

محبان پاکستان متوجہ ہوں!

خدا ہمارے ملک کو ہمیشہ سلامت رکھے

ایک ایسے وقت میں جب وطن عزیز دہشت گرد تنظیموں، اداروں اور افراد کی سازشوں کی زد میں ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ان ملک دشمن عناصر کا تعاقب کیا جائے۔ دہشت گردوں کی نشاندہی کی جائے اور ان کے مذموم مقاصد، سرگرمیوں اور طریقہ واردات کے بارے میں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر آگاہ کیا جائے۔

قادیانی دہشت گردی

اس وقت ملک کی سالمیت کے خلاف جو مختلف دہشت گرد گروہ کام کر رہے ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق قادیانی گروہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ قادیانیت سے وابستہ افراد اپنے خلیفہ مرزا طاہر احمد کی پیش گوئی "آپ چند دنوں میں خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا ہے" کو پورا کرنے کیلئے اس ملک کو کمزور کرنے اور تباہ و برباد کرنے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

یہی وجہ ہے کہ ----- اسلام اور پاکستان کے خلاف -----
چھوٹے موٹے جرائم سے ...... بین الاقوامی دہشت گردی تک
ہر واردات کا سراغ قادیانی گروہ تک ضرور پہنچتا ہے

ہم نے قادیانیوں کی ان دہشت گرد سرگرمیوں کو منظر عام پر لانے کیلئے "قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم" کے نام سے ایسے تمام واقعات کو کتابی شکل میں مرتب اور شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کتاب جہاں قادیانیوں کے مکروہ عزائم کو بے نقاب کرے گی' وہاں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو بھی دہشت گردی کے اصل عوامل کو سمجھنے میں مدد دے گی۔

ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے

دہشت گردی کے خاتمے کے نیک مشن پر ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اپنے پیارے وطن کی سلامتی کیلئے اپنا کردار ادا کیجئے: ہمیں ان تمام قادیانیوں کے بارے میں اطلاعات فراہم کیجئے جو قتل، چوری، اغواء، ڈاکہ زنی، جواء، فائرنگ، شراب نوشی، فحاشی و بدکاری، دھوکہ دہی، سرکاری وسائل کی خورد برد، کرپشن' دہشت گردی، منشیات فروشی، توہین رسالت ﷺ و صحابہؓ و مقدس شخصیات' صدارتی آرڈیننس مجریہ 1984 کی خلاف ورزی' پاکستان دشمن طاقتوں سے رابطہ یا کسی اور جرم میں ملوث ہوں۔ اپنے حافظے میں محفوظ معلومات اور اپنے ارد گرد رہنے والے قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کو تحریری کاروپ دیجئے اور ہمیں ارسال کر دیں۔

یہ بہت اچھا ہو گا

اگر آپ ان واقعات کی ضروری تفصیل کے ساتھ 'حوالہ جات' ضروری دستاویزات، ایف آئی آر وغیرہ کی فوٹو کاپی اور تصاویر وغیرہ بھی ارسال کر سکیں۔

دیر مت کیجئے

سرزمین پاکستان کو دہشت گردی سے پاک کرنے کیلئے اپنا کردار فوراً ادا کیجئے۔
یہ آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔

مطلوبہ معلومات جتنی جلدی ممکن ہو سکے' اس پتے پر بھیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 514122 (061) فیکس 542277 (061)

REGD. NO. SS-160

تیرھویں عالمی — سالانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بتاریخ 9 اگست ۱۹۹۷ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے بروز اتوار

زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چیدہ عنوانات

- مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مسئلہ جہاد • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یوکے
0171.737.8199